بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ : ۲۲۴ عن انس رضی اللہ عنہ]

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

سال چہارم

پانچواں ایڈیشن

ماہ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ فروری ۲۰۱۲ء

Compiler	مرتب
AHEM Charitable Trust	اہم چیریٹیبل ٹرسٹ

Contact : Idara **DEENIYAT**, Opp. Maharashtra College,
Bellaisis Road, Nagpada, Mumbai - 4000 08
Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144
Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

دینیات

DEENIYAT

طالب علم کا نام: --

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر: --

مدرسہ کا مکمل پتہ: --

مقررہ وقت: --

پیش لفظ

اسلام دینِ فطرت ہے اور زندگی گزارنے کا مکمل ضابطہ ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی زندگی، عبادت و بندگی میں انہماک کا وقت ہو یا خرید و فروخت میں مصروفیت، خوشی و مسرت کا موقع ہو یا رنج و غم کا لمحہ؛ غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام اس کی مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو اور یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان اسی وقت کامیاب ہوسکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گزارے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر بہ قدرِ ضرورت علم دین سیکھنا فرض قرار دیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

نیز آپ ﷺ نے علم دین کے اساتذہ وطلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے؛ ارشاد ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔ [بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اہل علم پر نہ جاننے والوں کو علم دین سکھانے کی ذمہ داری بھی ڈالی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ)۔ [شعب الایمان: ۱۷۴۲، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے ہی ہر دور میں علمائے کرام اور مصلحینِ امت نے لوگوں کو علم دین سکھانے کی بھرپور کوششیں کیں اور اس کی ترویج و اشاعت میں بے مثال قربانیاں دیں، انہیں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج دین صحیح شکل وصورت میں ہمارے پاس موجود ہے اور ہماری زبانوں پر اللہ اور اس کے رسول کا نام جاری ہے، فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ (اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے انھیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین)

مگر ہمارے لیے یہ بات بڑی قابل غور ہے کہ ہماری نسل اس دین پر کس طرح ثابت قدم رہے؟ اللہ اور رسول کے احکام پر کیسے عمل پیرا ہو؟ ظاہر ہے کہ اللہ کے عام ضابطے کے مطابق دین، محنت اور جدوجہد سے زندہ اور باقی رہتا ہے۔ اگر ہم محنت اور جدوجہد کریں گے تو ہماری نسلوں میں دین باقی رہے گا، لہٰذا اپنے اور اپنی نسل کے دین وایمان کی فکر کرنا اور اسلام کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنا ہمارا دینی وملی فریضہ ہے۔

آج کے اس دور میں اس اہم فریضے کی تکمیل کے لیے ایک آسان اور مؤثر ذریعہ وہ ہے جس کو ہمارے اکابر اور امت کے فکر مند حضرات نے مکاتب و مدارس کی شکل میں جاری کیا ہے، یہ مکاتب و مدارس دین کی حفاظت کے قلعے اور دین کی اشاعت کے لیے مراکز کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر جگہ جگہ مکاتب قائم کردیے جائیں اور ان کو مرتب نظام اور بہتر نصاب کے ساتھ چلایا جائے تو امت میں دینی بیداری اور معاشرے میں علمی و دینی فضا قائم ہوسکتی ہے اور ہماری نسل کا دین وایمان محفوظ رہ سکتا ہے۔

ادارۂ دینیات نے اس سلسلے میں مکاتب کو مرتب نظام کے ساتھ چلانے کا آغاز کیا ہے، ''دینیات'' کے نام سے بچوں، مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ نصاب بھی ترتیب دیا ہے، چنانچہ بچوں کا نصاب تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے: ① ابتدائی (پرائمری) ② ثانوی (سیکنڈری) ③ اضافی (ایڈوانس)۔

ابتدائی نصاب زیرِ کورس کے علاوہ پانچ سال پر مشتمل ہے، جس میں قرآن کریم مکمل کرانے کے ساتھ ساتھ دین کی اہم باتوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، آپ کے ہاتھ میں یہ چوتھے سال کی کتاب ہے، اس سال بھی عناوین اور مضامین کی ترتیب بعینہٖ گذشتہ سالوں کی طرح ہے۔ نصاب کا تعارف اور اس کی خصوصیات پہلے سال کی کتاب میں تفصیل کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں بوقت ضرورت وہیں مراجعت کرلیں۔

اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے اور کام کرنے والوں میں جوڑ، استقامت اور اخلاص پیدا فرمائے۔ (آمین)

اس سال کے لیے خصوصی ہدایات

- اس سال دوسرے پارے سے گیارہویں پارے تک کل ۱۰ ر پارے ناظرۂ قرآن مجید شامل نصاب ہے۔ چونکہ ساری کوششوں کا مقصد قرآنِ مجید کی تعلیم وتصحیح ہے اس لیے نورانی قاعدے میں آئے ہوئے قواعد تجوید کو بھی یہاں درج کیا گیا ہے، ناظرۂ قرآن پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان قواعد کو یاد کراتے رہیں اور قرآن پڑھانے کے دوران ان کا اجرا بھی کراتے رہیں اور دوسرے مضامین میں سے جو وقت بچ جائے اس کو ناظرۂ قرآن پر صرف کریں۔

- گذشتہ سالوں کے اسباق کا اس سال کے نصاب میں دَور رکھا گیا ہے تا کہ مضامین اچھی طرح طلبہ کے ذہن نشین ہو جائیں، اسباق کی طرح دَور کے لیے بھی مہینوں اور دنوں کی تعیین کی گئی ہے۔
- دور کے دنوں میں ناظرۂ قرآن کا دور نہیں ہوگا، اس لیے ان دنوں میں ناظرۂ قرآن کے اسباق کو بند نہ کریں بلکہ پہلے ناظرۂ قرآن کا سبق پڑھائیں پھر دوسرے مضامین کا دور کرائیں۔
- اُردو زبان کے تحت حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے حالات دیے گئے ہیں، اور ساتھ ہی اردو کے مرکب الفاظ اور جملے لکھنے کی مشق دی گئی ہے۔ کتاب میں دی گئی مشق پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ زیادہ سے زیادہ مشق کرائیں تا کہ بچہ اُردو لکھنے اور پڑھنے پر اچھی طرح قادر ہو جائے۔
- کتاب کے آخر میں ناظرۂ قرآن میں سے صرف قواعد تجوید اور اردو میں سے الفاظ و معانی کے سوالات دیے گئے ہیں، اس لیے ناظرۂ قرآن اور اردو کے مضامین کا جائزہ لینے کے لیے براہ راست قرآن کریم اور اردو سے ہی سوالات کرلیں۔

اس نصاب کے پڑھانے کا طریقہ

اس نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا، لہٰذا نصاب کو پڑھانے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت ضروری ہے:

- اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔
- سال کے شروع میں دو چار دن طلبہ کے حلقے لگانے میں، ان کو کتاب پڑھنے کی ترتیب سمجھانے میں صرف کرنا ہے، ساتھ ہی ہر مضمون کی تعریف اور مضامین کی ترغیب اور فضائل بتا کر طلبہ میں پڑھنے کا شوق پیدا کرنا ہے۔

- اس پورے نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانا بہت ضروری ہے۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ استاذ طلبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائے، مثلاً خود پڑھے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پھر طلبہ پڑھیں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پھر پڑھائے ''رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' پھر طلبہ پڑھیں ''رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' اس طرح جتنا سبق ہو پڑھاتا رہے۔ چند مرتبہ کے تکرار سے ان شاء اللہ بآسانی یہ چیزیں طلبہ کو یاد ہو جائیں گی۔
- ہر مہینے میں ۲۰ دن سبق پڑھانے کے، ۴/ ۵ دن دور اور آموختہ کے اور ۴/ ۵ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۴/ ۵ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتے رہیں۔
- ہر سبق کے لیے مہینے اور دنوں کو ایک خانے میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ان دنوں کی رعایت کرتے ہوئے سبق کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سبق پر مہینہ ختم ہو رہا ہو وہاں تاریخ لکھیں اور دستخط کے خانے میں مختصر دستخط کریں اور بچوں سے اپنے اپنے والدین سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔
- ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے اور کتاب بھی ایک ساتھ ختم ہو۔
- دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتے رہیں۔ مثلاً دُعا و سنت کا دور حفظ حدیث کے ساتھ، عقائد کا دور اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اور نماز کا دور مسائل کے ساتھ۔
- کتاب میں ہر مضمون کے شروع میں جو تعریف دی گئی ہے، وہ لغوی یا اصطلاحی تعریف نہیں بلکہ مفہومی تعریف ہے تاکہ طلبہ کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے، لہٰذا روزانہ ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہوتے ہوئے اس مضمون کی تعریف ضرور پڑھائیں، یا بچوں سے سن لیں۔

- دور کے دنوں میں ترغیبی بات کے ذریعے بچوں میں تمام مضامین کی اہمیت و رغبت پیدا کریں۔ ترغیبی بات کے تحت آیات اور حدیثیں مختصر اور عام فہم دی گئی ہیں اور دو چار جملوں میں ان کی تشریح بھی کر دی گئی ہے، اسے طلبہ کو پڑھ کر سنا دیں، الگ سے مزید تشریح میں وقت بالکل نہ لگائیں، ترغیبی بات سنانے کے بعد طلبہ سے ایک دو سوال پوچھ لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلبہ اسے سمجھ چکے ہیں۔ مثلاً ناظرۂ قرآن میں ترغیبی بات سنانے کے بعد پوچھ لیں کہ قرآن کریم پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

- کتاب کے اخیر میں ہر مہینے کے سوالات ترتیب وار دیے گئے ہیں، لہٰذا جب ایک مہینے کا نصاب مکمل ہو جائے تو دور کرانے کے بعد اُسی مہینے کے سوالات طلبہ سے پوچھ لیں۔

- کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے، اور طلبہ کی ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایام تعلیم، ایام حاضری و غیر حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں، اور مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طلبہ کے والدین سے بھی دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

- غیر حاضر طلبہ کے اسباق کی کمزوری اس طرح دور کی جا سکتی ہے کہ جس سبق میں طالب علم غیر حاضر رہا ہے اگر وہ سبق آگے آ رہا ہے تو ٹھیک ہے، اور اگر آگے نہیں آ رہا ہے اور وہ سبق ایسا ہے کہ اس کے بغیر آگے کا سبق سمجھ میں نہیں آ سکتا تو اس کو انفرادی طور پر پڑھا لیں یا کسی ذہین طالب علم کے سپرد کر دیں جیسے نورانی قاعدے کا سبق یا اُردو کا سبق اور اگر ایسا سبق ہے کہ اس کے بغیر بھی آگے کا سبق سمجھ میں آ جائے گا تو اس کو چھوڑ دیں تاکہ اجتماعیت باقی رہے اور اس چھوڑے ہوئے سبق کو دَور کے دنوں میں یاد کرانے کی کوشش کریں۔

- طلبہ ۲ رگھنٹے کے لیے آرہے ہیں، تو پیچھے بیٹھ کر استاذ کی نگرانی میں نورانی قاعدے کے اسباق کی مشق یا نصاب کے علاوہ دوسری سورتوں کو یاد کرنے میں مشغول ہو جائیں۔اس طرح وہ ان شاءاللہ اسکول کی تعلیم کے ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ بھی کرلیں گے۔

- اگر ایک ہی وقت (ایک گھنٹے) میں مختلف جماعتیں ہوں تو پہلے ایک جماعت کو پڑھائیں، پھر ان ہی میں سے کسی طالب علم کو پابند کریں، وہ اسی طرح اپنے ساتھیوں کو پڑھاتا رہے اور خود دوسری جماعت کو پڑھانے میں مشغول ہو جائیں۔اسی طرح باری باری ہر جماعت کو اس کا سبق پڑھائیں۔

- ان مختلف جماعتوں کا سبق سننے میں بھی حلقہ بندی کا لحاظ رکھیں، ہر حلقے کا سبق الگ الگ سنیں۔اس کی شکل یہ ہوگی کہ ہر حلقے میں طلبہ روزانہ تھوڑا تھوڑا سبق اس طرح سنائیں کہ اس حلقے کے تمام بچے بھی سنیں۔نیز دورانِ سبق غلطیوں کی اصلاح بھی اس طرح کرائیں کہ تمام طلبہ کے سامنے غلطی واضح ہو جائے۔

- اگر کسی درجے میں قرآن کا سبق آگے پیچھے ہو، تو جس طالب علم کا سبق سب سے زیادہ ہو اس کو سب سے کم پڑھائیں، اور جس کا سبق اس سے کم ہو تو اس کو کچھ زیادہ پڑھائیں، اور جس کا سبق اس سے بھی کم ہو تو اس کو اور زیادہ سبق دیں اور جب ایک طالب علم کو پڑھائیں تو سارے طلبہ وہی سبق کھولیں۔مثال کے طور پر ایک طالب علم کا سبق تیسرے پارہ میں ہے اور ایک کا سبق ساتویں پارے میں اور ایک کا سبق گیارہویں پارے میں ہے۔تو گیارہویں پارے والے کو ۳ر لائن پڑھائیں، اس وقت دوسرے طلبہ بھی گیارہواں پارہ ہی کھولیں۔پھر ساتویں پارے والے کو ۵ر لائن پڑھائیں اور اس وقت دوسرے طلبہ بھی ساتواں پارہ کھولیں اور تیسرے پارے والے کو ۷ر لائن پڑھائیں اور اس وقت دوسرے طلبہ تیسرا پارہ ہی کھولیں، اس طرح کچھ طلبہ کا دور بھی ہوتا رہے گا اور آگے چل کر اجتماعیت بھی پیدا ہو جائے گی۔

نظام الاوقات

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین		
ابتدائیہ	[حمد] [نعت]	
۱- قرآن	[ناظرۂ قرآن] [حفظِ سورۃ]	۴۰/منٹ
۲- حدیث	[دُعا و سنت]	۵/منٹ
۳- عقائد و مسائل	[عقائد] [نماز]	۵/منٹ
۴- اسلامی تربیت	[اسلامی معلومات] [بیان و دُعا]	۵/منٹ
۵- زبان	[عربی] [اُردو]	۵/منٹ

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین		
ابتدائیہ	[حمد] [نعت]	
۱- قرآن	[ناظرۂ قرآن] [حفظِ سورۃ]	۴۰/منٹ
۲- حدیث	[حفظِ حدیث]	۵/منٹ
۳- عقائد و مسائل	[اسمائے حسنیٰ] [مسائل]	۵/منٹ
۴- اسلامی تربیت	[سیرت] [آسان دین]	۵/منٹ
۵- زبان	[اُردو]	۵/منٹ

نوٹ: مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔

پانچ سالہ ابتدائی نصاب کا اجمالی نقشہ

ابتدائیہ	حمد و نعت	۵/حمد اور ۵/نعت۔
قرآن	ناظرۂ قرآن	الف، با، تا سے لے کر پورا ناظرۂ قرآن ختم ہوگا۔
	حفظ سورۃ	تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ، ۲۱/سورتیں (سورۂ ضحیٰ سے سورۂ ناس تک) اور آیۃ الکرسی۔
حدیث	دُعا و سنت	۳۸/اعمال کی دعائیں اور ۱۳/اعمال کی سنتیں (جیسے کھانا، پینا، سونا، گھر، مسجد اور بیت الخلا وغیرہ)۔
	حفظ حدیث	۴۰/حدیثیں ترجمے کے ساتھ، اسلام کے پانچ مشہور شعبے: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر۔
عقائد و مسائل	عقائد	۵/کلمے، ایمان مجمل و مفصل اور دین کی بنیادی باتیں جن پر ایک مسلمان کو یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ، رسول، کتاب، فرشتے، آخرت وغیرہ۔
	نماز	مکمل نماز اور اس کی دُعائیں، مزید ۶/نمازوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ جیسے: وتر، بیمار کی نماز، نمازِ جمعہ، مسافر کی نماز اور ان کی عملی مشق کے ساتھ ساتھ طلبہ کی نماز کی نگرانی۔
	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ۹۹/صفاتی نام۔
	مسائل	نماز اور طہارت کے ضروری مسائل جیسے غسل، وضو، نماز کے فرائض اور واجبات وغیرہ کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ، روزہ اور حج کا مختصر تعارف۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	۱۱۰/سوالات و جوابات؛ اسلام، اسلامی شخصیات اور تاریخی مقامات سے متعلق اہم معلومات۔
	بیان و دُعا	۵/بیانات اور ۵/قرآنی دُعائیں۔
	سیرت	ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی زندگی کے مختصر حالات۔
	آسان دین	۴۰/اسباق، بچوں کی دینی تربیت کے لیے اسلام کے مشہور پانچ شعبے: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر۔
زبان	عربی	گنتی، روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام، اسلامی مہینوں، دنوں اور جسم کے اعضا کے نام۔
	اُردو	الف، با، تا سے لکھنا پڑھنا سیکھ جائے گا۔

مہینہ وار مضامین

پہلے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲، نون ساکن اور تنوین کا اظہار۔
	حفظ سورۃ	: گذشتہ سالوں کا دور۔
حدیث	دعا و سنت	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ساتوں کلموں کا دور ترجمے کے ساتھ۔
	نماز	: تمام کلمات نماز، نماز وتر اور دعائے قنوت کا دور اور اذان۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳ رسوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک قرآنی دعا۔
زبان	عربی	: بدن کے حصے اور اسلامی مہینے۔

دوسرے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲، ۳، نون ساکن اور تنوین کا اظہار، نون ساکن اور تنوین کا اخفا۔
	حفظ سورۃ	: گذشتہ سالوں کا دور۔
حدیث	دعا و سنت	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	عقائد	: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ۱۴ رسوالات کے جوابات۔
	نماز	: اذان، اقامت اور نماز باجماعت۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۴ رسوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک قرآنی دعا۔
زبان	اُردو	: بچے کی دعا اور حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: الفاظ لکھنے کی مشق۔

مهینہ وار مضامین

تیسرے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر۳،نون ساکن اور تنوین کا اخفا۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ ضحیٰ۔
حدیث	دعا وسنت	: گھر میں داخل ہونے کی دعا اور سنتیں۔
عقائد و مسائل	عقائد	: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے بارے میں ۱۰/سوالات کے جوابات۔
	نماز	: نماز باجماعت، باجماعت نماز کا طریقہ۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳/سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک قرآنی دعا۔
زبان	اُردو	: حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان، ابلیس کا تکبر اور حضرت آدم علیہ السلام جنت میں۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: الفاظ لکھنے کی مشق۔

چوتھے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر۴،نون ساکن اور تنوین کا اقلاب۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ ضحیٰ۔
حدیث	دعا وسنت	: گھر میں داخل ہونے کی سنتیں، گھر سے نکلنے کی دعا اور سنتیں۔
عقائد و مسائل	عقائد	: فرشتوں اور آسمانی کتابوں کے بارے میں ۹/سوالات کے جوابات۔
	نماز	: باجماعت نماز کا طریقہ۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳/سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک قرآنی دعا۔
زبان	اُردو	: ابلیس انسانوں کا دشمن، حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اور معافی، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: الفاظ لکھنے کی مشق۔

مہینہ وار مضامین

پانچویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۴، ۵، نون ساکن اور تنوین کا اقلاب، نون ساکن اور تنوین کا ادغام۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ انشراح۔
حدیث	دعا و سنت	: کپڑا پہننے کی دعائیں۔
عقائد و مسائل	عقائد	: آسمانی کتابوں کے بارے میں ۱۲؍ سوالات کے جوابات۔
	نماز	: باجماعت نماز کا طریقہ، جمعہ کی نماز۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۴؍ سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک قرآنی دعا۔
زبان	اُردو	: حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد، شیطان کی چال اور عقیدت سے پرستش کی طرف۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: الفاظ اور جملے لکھنے کی مشق۔

چھٹے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۵، نون ساکن اور تنوین کا ادغام۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ انشراح۔
حدیث	حفظ حدیث	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴ اور ۵۵۔
	مسائل	: گذشتہ سالوں کا دور۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا خلاصہ، مدنی دور، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مہاجرین وانصار کا آپس میں بھائی چارہ۔
	آسان دین	: ایمانیات اور عبادات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا اثر، کشتی اور طوفان۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: جملے لکھنے کی مشق۔

مہینہ وار مضامین

ساتویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ٦، میم ساکن کا اظہار۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ تین۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۱/ ۲۲/ اور ۲۳۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: ۵٦/، ۵۷/، ۵۸/، ۵۹/، اور ٦۰۔
	مسائل	: استنجے کا بیان اور نماز کے مفسدات۔
اسلامی تربیت	سیرت	: مدینہ منورہ کے حالات، مسلمانوں کے تین دشمن، بدر اور احد کی لڑائیاں۔
	آسان دین	: معاملات اور معاشرت پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: کشتی اور طوفان، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم کو دعوت دینا۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: جملے لکھنے کی مشق۔

آٹھویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ٦، ۷، میم ساکن کا اظہار، میم ساکن کا اخفا۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ تین۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۳/ ۲۴/ اور ۲۵۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: ٦۱/ ٦۲/ ٦۳/ ٦۴/ اور ٦۵۔
	مسائل	: نماز کے مفسدات۔
اسلامی تربیت	سیرت	: خندق، صلح حدیبیہ، فتح مکہ۔
	آسان دین	: اخلاقیات اور ایمانیات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم کو دعوت دینا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بادشاہ وقت کو دعوت دینا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: جملے لکھنے کی مشق۔

مہینہ وار مضامین

نویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۷، ۸، میم ساکن کا اخفا، میم ساکن کا ادغام۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ قدر۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۶/ ۲۷/ اور ۲۸۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: ۶۶/ ۶۷/ ۶۸/ ۶۹/ اور ۷۰۔
	مسائل	: نماز کے مفسدات اور نماز کے مکروہ اوقات۔
اسلامی تربیت	سیرت	: فتح مکہ، حجۃ الوداع اور ہمارے نبی ﷺ کی وفات۔
	آسان دین	: عبادات اور معاملات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کی تجویز، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت اور زمزم کا کنواں۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: جملے لکھنے کی مشق۔

دسویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۹، ۱۰، ۱۱، وقف کے قاعدے، اس سال کے یاد کیے ہوئے تمام قواعد کا دور۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ قدر۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۸/ ۲۹/ اور ۳۰۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: ۷۱/ ۷۲/ ۷۳/ ۷۴/ اور ۷۵۔
	مسائل	: نماز کے مکروہ اوقات۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ہمارے نبی ﷺ کے بچے اور ہمارے نبی ﷺ کے اخلاق و عادات۔
	آسان دین	: معاشرت اور اخلاقیات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: تاریخ انسانی کی عظیم قربانی اور خانۂ کعبہ کی تعمیر۔
	تحریر/ لکھنے کی مشق	: جملے لکھنے کی مشق۔

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	
حمد و نعت — تعریف، ترغیبی بات	۱۸
حمد و نعت – ہدایت برائے استاذ	۱۸
حمد	۱۹
نعت	۲۰
۱- قرآن	
ناظرۂ قرآن — تعریف، ترغیبی بات	۲۱
ناظرۂ قرآن – ہدایت برائے استاذ	۲۱
ناظرۂ قرآن مع اجرائے قواعد	۲۲
حفظ سورۃ — تعریف، ترغیبی بات	۲۶
حفظ سورۃ – ہدایت برائے استاذ	۲۶
گذشتہ سالوں کا دور	۲۷
سورۂ ضحیٰ	۳۲
سورۂ انشراح	۳۳
سورۂ تین	۳۳
سورۂ قدر	۳۴
۲- حدیث	
دُعا و سنت — تعریف، ترغیبی بات	۳۵
دُعا و سنت – ہدایت برائے استاذ	۳۵
گذشتہ سالوں کا دور	۳۶
گھر میں داخل ہونے کی دعا	۴۷
گھر میں داخل ہونے کی سنتیں	۴۷
گھر سے نکلنے کی دعا	۴۸
گھر سے نکلنے کی سنتیں	۴۸
کپڑا پہننے کی دعا	۴۹
نیا کپڑا پہننے کی دعا	۴۹
حفظ حدیث — تعریف، ترغیبی بات	۵۰
حفظ حدیث – ہدایت برائے استاذ	۵۰
گذشتہ سالوں کا دور	۵۱
حدیث نمبر (۲۱) ایمانیات پر	۵۵
حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر	۵۵
حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر	۵۵
حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر	۵۶
حدیث نمبر (۲۵) اخلاقیات پر	۵۶
حدیث نمبر (۲۶) ایمانیات پر	۵۶
حدیث نمبر (۲۷) عبادات پر	۵۶
حدیث نمبر (۲۸) معاملات پر	۵۷
حدیث نمبر (۲۹) معاشرت پر	۵۷
حدیث نمبر (۳۰) اخلاقیات پر	۵۷
۳- عقائد و مسائل	
عقائد — تعریف، ترغیبی بات	۵۸
عقائد – ہدایت برائے استاذ	۵۸

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
گزشتہ سالوں کا دور	۵۹
اللہ تعالیٰ	۶۱
فرشتے	۶۴
آسمانی کتابیں	۶۶
نماز — تعریف، ترغیبی بات	۶۹
نماز — ہدایت برائے استاذ	۶۹
گزشتہ سالوں کا دور	۷۰
اذان	۷۳
اقامت	۷۴
نماز باجماعت	۷۵
باجماعت نماز کا طریقہ	۷۶
جمعہ کی نماز	۷۸
اسمائے حسنیٰ — تعریف، ترغیبی بات	۷۹
اسمائے حسنیٰ — ہدایت برائے استاذ	۷۹
اسمائے حسنیٰ (۵۱/سے ۷۵/تک)	۸۰
مسائل — تعریف، ترغیبی بات	۸۵
مسائل — ہدایت برائے استاذ	۸۵
گزشتہ سالوں کا دور	۸۶
استنجے کا بیان	۹۰
استنجے کا طریقہ	۹۰
نماز کے مفسدات	۹۱
نماز کے مکروہ اوقات	۹۲
وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں	۹۲
ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن...	۹۲
۴۔ اسلامی تربیت	
اسلامی معلومات — تعریف، ترغیبی بات	۹۳
اسلامی معلومات — ہدایت برائے استاذ	۹۳
سوالات وجوابات	۹۴
بیان ودعا — تعریف، ترغیبی بات	۹۷
بیان ودعا — ہدایت برائے استاذ	۹۷
علم کی فضیلت	۹۸
دعا	۹۸
سیرت — تعریف، ترغیبی بات	۹۹
سیرت — ہدایت برائے استاذ	۹۹
گزشتہ سال کا دور	۱۰۰
مدنی دور	۱۰۲
ہمارے نبی ﷺ مدینہ میں	۱۰۲
مہاجرین وانصار کا آپس میں بھائی چارہ	۱۰۳
مدینہ کے حالات	۱۰۳
مسلمانوں کے تین دُشمن	۱۰۴
بدر اور اُحد کی لڑائیاں	۱۰۵
خندق	۱۰۵

فهرست

مضامین	صفحہ نمبر
صلح حُدیبیہ	۱۰۶
فتح مکّہ مکرمہ	۱۰۷
حجۃ الوَداع	۱۰۸
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات	۱۰۹
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے	۱۱۰
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات	۱۱۰
آسان دین — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۲
آسان دین- ہدایت برائے استاذ	۱۱۲
حدیث نمبر(۲۱) ایمانیات پر ایک سبق	۱۱۴
حدیث نمبر(۲۲) عبادات پر ایک سبق	۱۱۴
حدیث نمبر(۲۳) معاملات پر ایک سبق	۱۱۵
حدیث نمبر(۲۴) معاشرت پر ایک سبق	۱۱۵
حدیث نمبر(۲۵) اخلاقیات پر ایک سبق	۱۱۶
حدیث نمبر(۲۶) ایمانیات پر ایک سبق	۱۱۶
حدیث نمبر(۲۷) عبادات پر ایک سبق	۱۱۷
حدیث نمبر(۲۸) معاملات پر ایک سبق	۱۱۷
حدیث نمبر(۲۹) معاشرت پر ایک سبق	۱۱۸
حدیث نمبر(۳۰) اخلاقیات پر ایک سبق	۱۱۸
۵-زبان	
عربی — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۹
عربی- ہدایت برائے استاذ	۱۱۹
أَعْضَاءُ الْجِسْمِ	۱۲۰
اَلْأَشْهُرُ	۱۲۱
اُردو — تعریف، ترغیبی بات	۱۲۲
اردو- ہدایت برائے استاذ	۱۲۲
بچے کی دعا	۱۲۳
حضرت آدم علیہ السلام (سب سے پہلے انسان)	۱۲۳
ابلیس کا تکبر	۱۲۴
حضرت آدم علیہ السلام جنت میں	۱۲۵
''ابلیس'' انسانوں کا دشمن	۱۲۶
حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اور معافی	۱۲۷
حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد	۱۲۷
شیطان کی چال	۱۲۹
عقیدت سے پرستش کی طرف	۱۳۰
حضرت نوح علیہ السلام	۱۳۰
حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا اَثر	۱۳۱
کشتی اور طوفان	۱۳۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۳۴
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم کو دعوت دینا	۱۳۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بادشاہِ وقت	۱۳۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بُتوں کو توڑنا	۱۳۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کی تجویز	۱۳۷

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت	۱۳۸
زَمزم کا کنواں	۱۳۸
تاریخ انسانی کی عظیم قُربانی	۱۳۹
خانۂ کعبہ کی تعمیر	۱۴۰
تحریر/ لکھنے کی مشق	۱۴۱
پہلے مہینے کے سوالات	۱۵۷
دوسرے مہینے کے سوالات	۱۵۷
تیسرے مہینے کے سوالات	۱۵۸
چوتھے مہینے کے سوالات	۱۵۸
پانچویں مہینے کے سوالات	۱۵۹
چھٹے مہینے کے سوالات	۱۵۹
ساتویں مہینے کے سوالات	۱۶۰
آٹھویں مہینے کے سوالات	۱۶۰
نویں مہینے کے سوالات	۱۶۱
دسویں مہینے کے سوالات	۱۶۱
نماز چارٹ کی ترتیب	۱۶۲
ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ	۱۶۷

ابتدائیہ

[حمد] [نعت]

تعریف

حمد : نظم کے انداز میں اللہ کی تعریف کرنے کو "حمد" کہتے ہیں۔

نعت: جن اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو ان کو "نعت" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

جن اشعار میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور پیاری باتیں ہوں تو وہ اشعار پسندیدہ ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

اس عنوان کے تحت ایک حمد اور ایک نعت دی گئی ہے، جو طلبہ کو درس گاہ میں آنے کے وقت اجتماعی طور پر پڑھا دی جائیں۔ ایک دن حمد پڑھائیں اور دوسرے دن نعت۔

ابتدا میں طلبہ کو خود پڑھائیں پھر یاد ہو جانے کے بعد باری باری ہر طالبِ علم سے پڑھوائیں، اسے باقاعدہ یاد کرانے کی ضرورت نہیں، بس روزانہ پابندی سے پڑھاتے رہیں گے، تو ان شاء اللہ چند روز میں خود بخود طلبہ کے ذہن نشیں ہو جائیں گی۔

ابتدائیہ

[حمد]

پیارا خدا

ہمارے خدا نے بنایا ہمیں
اسی نے کِھلایا پلایا ہمیں

اسی نے دیے ہم کو ماں باپ بھی
ہمیشہ رہا مہرباں آپ بھی

اسی نے سِکھائی بَھلائی ہمیں
اُسی نے کِھلائی مٹھائی ہمیں

بناتا ہے بگڑی ہوئی بات وہ
ہمیں یاد رکھتا ہے دن رات وہ

اُسی نے دیا رہنے سہنے کو گھر
کریں ہم سَدا شکر اس کا ادا

سب ہی سے ہے پیارا ہمارا خدا
ہے پیارا ہمیں اپنا پیارا خدا

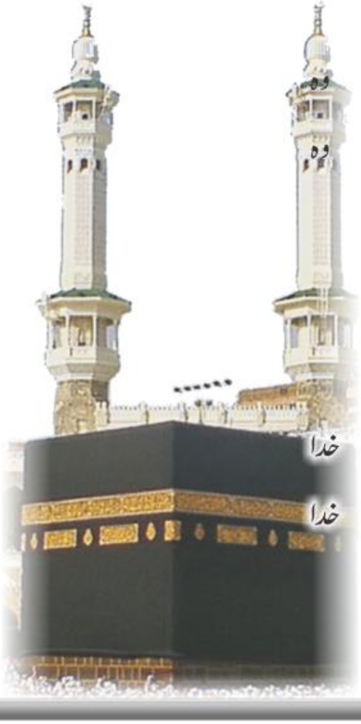

جلّ جلالہٗ

ابتدائیہ

[نعت]

پیارے نبی

وہ نبیوں کے سردار پیارے نبی
ہیں اُمت کے غم خوار پیارے نبی

وہی سب کے پیارے ہیں خَیرُالوریٰ
ہیں کتنے مِلَنْسَار پیارے نبی

ہزاروں درود اور کروڑوں سلام
جہانوں کے انوار پیارے نبی

کہا رب نے یٰسین و طٰہٰ جنھیں
ہیں وحدت کے شہکار پیارے نبی

ملے آبِ کوثر بدستِ نبی
پلانے کے حق دار پیارے نبی

جو مشکل تھا دانشوروں کے لیے
بتائے وہ اَسرار پیارے نبی

شفاعت محمد کی حافظؔ ملے
ہیں اُمت کے غم خوار پیارے نبی

ﷺ

- غم خوار: ہمدرد
- مِلَنْسَار: اچھے اخلاق والا
- بدست: ہاتھ سے
- خَیرُالوریٰ: مخلوق میں سب سے بہتر
- دانشور: عقل مند
- آبِ کوثر: جنت کی نہر کا پانی

۸ ا- قرآن
[ناظرۂ قرآن]

تعریف

ناظرۂ قرآن: قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کو "ناظرۂ قرآن" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھو، کیوں کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ [مسلم: ۱۹۱۰، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

قرآن کریم پڑھنا اور اس کی تلاوت کرنا بہت بڑی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے والوں سے بہت خوش ہوتے ہیں، ان کو بے شمار اجر و ثواب دیتے ہیں اور ان کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں؛ اس لیے قرآن کریم خوب صاف صاف تجوید کی رعایت کے ساتھ اچھی آواز میں پڑھو اور روزانہ اس کی تلاوت کیا کرو۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سالوں میں طلبہ پارۂ عم اور پہلا پارہ پڑھ چکے ہیں۔ اس سال ناظرۂ قرآن کے نصاب میں دوسرے پارے سے گیارہویں پارے تک کل ۱۰/ پارے دیے گئے ہیں اور نورانی قاعدے میں آئے ہوئے چند قواعد تجوید کو بھی یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ ناظرۂ قرآن پڑھانے کے ساتھ ساتھ قواعد بھی یاد کراتے رہیں اور قرآن پڑھانے کے دوران ان کا اجرا بھی کراتے رہیں۔

دور کے دنوں میں ناظرۂ قرآن کا دور نہیں ہوگا، لہٰذا ناظرہ کا سبق پڑھاتے رہیں۔

کتاب کے آخر میں قواعد تجوید کے سوالات تو دیے گئے ہیں، مگر ناظرۂ قرآن کے سوالات نہیں دیے گئے ہیں، اس لیے ناظرۂ قرآن کا جائزہ لینے کے لیے براہ راست قرآن ہی سے سوالات کرلیں۔

سبق ۱

ناظرۂ قرآن	پارہ نمبر۲

اجرائے قواعد — ### نون ساکن اور تنوین کا اظہار

نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی کے ۶/حروف ”ء ، ہ ، ع ، ح ، غ ، خ“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کو ظاہر کر کے بغیر غنہ کے جلدی پڑھیں گے۔

جیسے: طَيْرًا اَبَابِيْلَ۔

۱	۲	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

ناظرۂ قرآن	پارہ نمبر۳

اجرائے قواعد — ### نون ساکن اور تنوین کا اخفا

نون ساکن یا تنوین کے بعد اخفا کے پندرہ حروف ”ت ، ث ، ج ، د ، ذ ، ز، س، ش، ص ، ض ، ط ، ظ ، ف ، ق ، ك“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کی آواز کو ناک میں ایک الف کے برابر چھپا کر پڑھیں گے۔ جیسے: اَنْتَ مُنْذِرٌ۔

۲	۳	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

ناظرۂ قرآن	پارہ نمبر۴

DEENIYAT

اجرائے قواعد **نون ساکن اور تنوین کا اقلاب**

نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ب'' آئے تو نون ساکن یا تنوین کو ''م'' سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو ''اقلاب'' کہتے ہیں۔ جیسے: مَنۢ بَخِلَ۔

۴	۵	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

ناظرۂ قرآن **پارہ نمبر ۵**

اجرائے قواعد **نون ساکن اور تنوین کا ادغام**

① نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ل'' یا ''ر'' میں سے کوئی حرف آئے تو بغیر غنہ کے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے: مِنْ رَّبِّكَ۔

② نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ی، و، م، ن'' (یومن) میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو غنہ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے: اَنْ يُّؤْتٰى۔

۵	۶	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵

ناظرۂ قرآن **پارہ نمبر ۶**

اجرائے قواعد **میم ساکن کا اظہار**

میم ساکن کے بعد "ب" اور "میم" کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم ساکن کو ظاہر کر کے بغیر غنہ کے جلدی پڑھیں گے۔ جیسے: اَلَمْ تَرَ۔

۷ ‏‏‏‏‏۸ مہینے میں ۳۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ٦

ناظرۂ قرآن	پارہ نمبر ۷

اجرائے قواعد

میم ساکن کا اخفا

میم ساکن کے بعد "ب" آئے تو میم ساکن کو غنہ اور اخفا کے ساتھ پڑھیں گے۔

جیسے: رَبَّهُمْ بِهِمْ۔

۸ ‏‏‏‏‏۹ مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷

ناظرۂ قرآن	پارہ نمبر ۸

اجرائے قواعد

میم ساکن کا ادغام

میم ساکن کے بعد "میم" آئے تو پہلے میم کو دوسرے میم سے ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے: اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ۔

۹ نویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۱- قرآن
[ناظرۂ قرآن]

سبق ۸

ناظرۂ قرآن — پارہ نمبر ۹

اجرائے قواعد — وقف کے قاعدے

(۱) زبر، زیر، پیش، دو زیر، دو پیش، کھڑا زیر اور اُلٹا پیش پر ٹھہرنا ہو تو آخری حرف کو ساکن کر کے سانس توڑیں۔ جیسے: خَلَقَ ○ سے خَلَقْ ○

(۲) دو زبر پر ٹھہرنا ہو تو دو زبر کو الف مدہ سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے: اَعْمَالًا ○ سے اَعْمَالَا ○

(۳) گول تا (ۃ) پر ٹھہرنا ہو تو اس کو ہائے ساکنہ سے بدل کر پڑھیں گے۔
جیسے: اَلْاٰخِرَةِ ○ سے اَلْاٰخِرَهْ ○

(۴) کھڑا زبر اور سکون اپنی حالت پر پڑھے جائیں گے۔ جیسے: يَرْضٰى ○

۱۰ دسویں مہینے میں ۷ دن پڑھائیں

سبق ۹

ناظرۂ قرآن — پارہ نمبر ۱۰، پارہ نمبر ۱۱

اجرائے قواعد — تمام قواعد کا دور

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۱- قرآن

[حفظِ سورۃ]

تعریف

حفظ سورۃ: قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ''حفظ سورۃ'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن (حافظ) سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ [ابوداؤد: ۱۴۶۴، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

قرآن کریم یاد کرنے والوں کے لیے یہ کتنی بڑی بشارت ہے کہ قرآن کریم کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوں گے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن کریم کو یاد کریں اور زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کریں اور تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں تاکہ قیامت کے دن ہمیں یہ اعزاز حاصل ہو۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال کے نصاب میں گذشتہ سالوں کی تمام سورتوں کے دور کے ساتھ ''سورۂ ضحیٰ، سورۂ انشراح، سورۂ تین اور سورۂ قدر'' دی گئی ہیں، سورتیں اجتماعی طور پر تجوید کی مکمل رعایت کے ساتھ پڑھائیں۔ ہر سورۃ کو پہلے کچھ دن خود پڑھائیں پھر طلبہ سے باری باری پڑھوائیں، اس طرح یہ سورتیں طلبہ کو یاد ہوجائیں گی۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ
الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى
لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٢﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿١﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ
اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

DEENIYAT

فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ
مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ٪﴿۵﴾

سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ
ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪﴿۴﴾

سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾
وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ
صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ٪﴿۷﴾

سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾
اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪﴿۳﴾

سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ

مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

سُوْرَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

سُوْرَۃُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

۱ ۲ مہینے میں ۴۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

اس سال کے اسباق — سبق ۲ — سُوْرَۃُ الضُّحٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالضُّحٰی ۝۱ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝۳
وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝۴ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰی ۝۵ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا

فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ
فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

۳	۴	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَاِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَاِذَا
فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

۵	۶	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ سُوْرَةُ التِّيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ

الْاَمِیْنِ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝۴
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ
بِالدِّیْنِ ۝۷ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝۸

۷ ۸ مہینے میں ۴۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ — سُوْرَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲
لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِیَ
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

۹ ۱۰ مہینے میں ۴۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۲۔ حدیث

[دُعاوسنت]

تعریف

دُعاوسنت: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو"دُعا" اور ہمارے نبی ﷺ کے طریقے کو"سنت" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت زندہ کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی:۲۶۷۸،عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل مقبول ہے جو حضور ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہو۔لہٰذا حضور ﷺ کے طریقوں کو جاننا اور آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی دعاؤں اور سنتوں کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا امت کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔

ان دعاؤں اور سنتوں پر عمل کرنے سے آخرت کا ثواب اور کامیابی ملنا تو یقینی ہے ہی،ساتھ ہی دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے۔سکھ اور چین نصیب ہوتا ہے۔

ہدایت برائے استاذ

دعاوسنت کے نصاب میں گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی دعائیں اور سنتیں اور کپڑا پہننے کی دعائیں دی گئی ہیں۔

ان تمام دعاؤں اور سنتوں کو اجتماعی طور پر یاد کرائیں اور دعاؤں کے ترجمے اگر آسانی سے یاد کرلیں تو بہتر ہے،ورنہ ان کے یاد کرانے پر زیادہ زور نہ دیں۔

ہر ماہ دور کے ایام میں گذشتہ سالوں کی دُعاؤں اور سنتوں کا دور بھی کراتے رہیں اور ساتھ ہی اس بات کی کوشش کریں کہ طلبہ اپنی عملی زندگی میں ان تمام دعاؤں اور سنتوں کا اہتمام بھی کریں،اس لیے وقتاً فوقتاً پیار محبت سے عمل کی ترغیب بھی دیتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں اور اپنے بھائی بہن اور والدین کو سکھانے کی ہدایت بھی دیتے رہیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

کھانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ [ترمذی:۱۸۵۸،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دُعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ [ابوداؤد:۳۷۶۷،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں۔

کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

[ترمذی:۳۴۵۷،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

کسی کے یہاں دعوت کھانے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

[مسلم:۵۴۸۳،عن مقداد رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

کھانے کی سنتیں

(۱) دسترخوان بچھانا۔ [بخاری:۵۴۱۵،عن انس رضی اللہ عنہ]

(۲) دونوں ہاتھ (گٹّوں تک) دھونا۔ [ترمذی:۱۸۴۶،عن سلمان رضی اللہ عنہ]

DEENIYAT

۲۔ حدیث

۳	کھانے سے پہلے کی دُعا پڑھنا۔	[ترمذی:۱۸۵۸،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
۴	ایک زانو یا دوزانو بیٹھنا۔	[ابن ماجہ:۳۲۶۳،عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما؛ فتح الباری:۹/۵۴۲]
۵	دائیں ہاتھ سے کھانا۔	[بخاری:۵۳۷۶،عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
۶	اپنے سامنے سے کھانا۔	[بخاری:۵۳۷۶،عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
۷	تین انگلیوں سے کھانا۔	[مسلم:۵۴۱۷،عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ]
۸	اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا۔	[مسلم:۵۴۲۱،عن جابر رضی اللہ عنہ]
۹	برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔	[مسلم:۵۴۲۰،عن جابر رضی اللہ عنہ]
۱۰	ٹیک لگا کر نہ کھانا۔	[ترمذی:۱۸۳۰،عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ]
۱۱	کھانے میں عیب نہ نکالنا۔	[بخاری:۵۴۰۹،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
۱۲	بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔	[مستدرک:۷۱۲۵،عن جابر رضی اللہ عنہ]
۱۳	کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا۔	[ترمذی:۳۴۵۷،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]
۱۴	کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔	[ترمذی:۱۸۴۶،عن سلمان رضی اللہ عنہ، بخاری:۵۴۵۴،عن سوید رضی اللہ عنہ]

پانی پینے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ

مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا [کنز العمال:۱۸۲۲۶،عن ابی جعفر رحمۃ اللہ علیہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

DEENIYAT

پانی پینے کی سنتیں

① دائیں ہاتھ سے پینا۔ [مسلم: ۵۳۸۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

② بیٹھ کر پینا۔ [ترمذی: ۱۸۷۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

③ دیکھ کر پینا۔ [ابوداؤد: ۳۷۱۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ بذل المجہود: ۱۱/۴۵۰م]

④ ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھ کر پینا۔ [ترمذی: ۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑤ تین سانس میں پینا۔ [مسلم: ۵۴۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

⑥ پینے کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا۔ [ترمذی: ۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

دودھ پینے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ [ترمذی: ۳۴۵۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

سونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا [بخاری: ۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

سونے کی سنتیں

① عشا کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا، دُنیا کی بات نہ کرنا۔ [بخاری: ۵۹۹، عن ابی برزہ رضی اللہ عنہ]

② سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔ [سبل الہدیٰ والرشاد: ۷/۳۵۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

③ باوضوسونا۔	[بخاری:٦٣١١،عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ]
④ تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔	[بخاری:٧٣٩٣،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑤ تین تین سلائی سرمہ لگانا۔	[ترمذی:٢٠٤٨،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]
⑥ تین مرتبہ استغفار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ" پڑھنا۔	[ترمذی:٣٣٩٧،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]
⑦ تسبیح فاطمی "سُبْحَانَ اللهِ ٣٣ رمرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ٣٣ رمرتبہ، اَللهُ أَكْبَرُ ٣٤ رمرتبہ" پڑھنا۔	[بخاری:٥٣٦١،عن علی رضی اللہ عنہ]
⑧ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھنا۔	[بخاری:٥٠١٧،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
⑨ داہنی کروٹ قبلہ رُخ لیٹ کر ہاتھ رُخسار (گال) کے نیچے رکھنا۔	[بخاری:٦٣١٥،عن البراء رضی اللہ عنہ؛ مسند ابی یعلی:٤٧٧٤،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
⑩ پیٹ کے بَل اوندھا نہ لیٹنا۔	[ترمذی:٢٧٦٨،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑪ سونے کی دُعا "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا" پڑھنا۔	[بخاری:٦٣١٤،عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

سوکر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

[بخاری:٦٣١٤،عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

سوکر اُٹھنے کی سنتیں

① نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔	[بخاری:١٨٣،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

② سوکر اٹھنے کی دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ'' پڑھنا۔
[بخاری: ۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

③ مسواک کرنا۔ [بخاری: ۲۴۵، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

بیت الخلا جانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

[معجم اوسط: ۲۸۰۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مرد ہوں یا عورت۔

بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفْرَانَكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ

[ابن ماجہ: ۳۰۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳۰۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔

بیت الخلا کی سنتیں

① سر ڈھانک کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی: ۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

② جوتا چپل پہن کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی: ۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

③ دعا پڑھ کر اندر جانا۔ [بخاری: ۶۳۲۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

④ پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، فتح الباری: ۱۶/ ۴۲۵]

⑤ قبلے کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔ [ابوداؤد: ۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑥ بالکل بات نہ کرنا۔ [ابوداؤد: ۱۵، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ]

⑦ کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرنا۔	[ابن ماجہ:۳۰۹،عن جابر رضی اللہ عنہٗ]
⑧ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔	[بخاری:۱۵۴،عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہٗ]
⑨ استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔	[ابوداؤد:۴۵،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہٗ]
⑩ دائیں پاؤں سے باہر آنا۔	[بخاری:۴۲۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
⑪ باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔	[ابن ماجہ:۳۰۰،عن عائشہ رضی اللہ عنہا،۳۰۱،عن انس رضی اللہ عنہٗ]

وضو کے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ [نسائی:۷۸،عن انس رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

[سنن کبریٰ نسائی:۹۹۰۸،عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ : اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے۔

وضو کے بعد کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [ترمذی:۵۵،عن عمر رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کردیجیے اور مجھے پاک وصاف لوگوں میں سے کردیجیے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

[مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ : اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

① پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ [بخاری: ۵۸۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

② دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

④ درود شریف "اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۱۴، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

⑤ مسجد میں داخل ہونے کی دعا "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" پڑھنا۔ [مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

⑥ اعتکاف کی نیت کرنا۔ [الاذکار: ۱/۵۵]

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

[مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

① مسجد سے بایاں پاؤں باہر نکالنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

② "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

③ درود شریف "اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۱۴، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

④ مسجد سے نکلنے کی دعا "اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" پڑھنا۔ [مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہٗ]

⑤ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔ [بخاری: ۵۸۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہٗ]

جب صبح ہو تو یہ دُعا پڑھیں

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

[ابوداؤد: ۵۰۸۴، عن ابی مالک رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ : ہم نے اور پوری دُنیا نے صبح کی اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

جب شام ہو تو یہ دُعا پڑھیں

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

[ابوداؤد: ۵۰۸۴، عن ابی مالک رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ : ہم نے اور پوری دُنیا نے شام کی اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

کسی مسلمان سے ملیں تو سلام کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[ترمذی: ۲۶۸۹، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

کوئی مسلمان سلام کرے تو یہ جواب دیں:

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[مسند احمد: ۱۲۶۱۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اور تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

ہر اچھا کام شروع کرتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[الاذکار: ۱/۱۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کوئی نعمت حاصل ہو تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [ابن ماجہ: ۳۸۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [ترمذی: ۲۰۳۵، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

۲۔ حدیث

[دُعاوسنت]

اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ

[بخاری:۲۹۹۳،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

نیچے اُترتے ہوئے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ

[بخاری:۲۹۹۳،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے۔

چھینک آنے پر کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

[بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

چھینکنے والے کو یہ جواب دیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰہُ

[بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے۔

چھینکنے والا پھر یہ دُعا دے:

يَهْدِيْكُمُ اللّٰہُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

[بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حال کی اصلاح کرے۔

کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو کہیں:

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

[سورۂ کہف:۲۴]

ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا۔

کوئی چیز اچھی لگے تو یہ دعا پڑھیں:

مَاشَآءَ اللّٰهُ [سورۂ کہف:۳۹]

ترجمہ: جو اللہ چاہے۔

کسی بات پر تعجب ہو تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

[بخاری: ۶۲۱۸، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔

کوئی تکلیف پہنچے، یا کوئی چیز گم ہو جائے تو کہیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [سورۂ بقرہ:۱۵۶]

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جب غصہ آئے تو پڑھیں:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

[ترمذی: ۳۴۵۲، عن معاذ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱	۲	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق سبق ۲ گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ

الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ

خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

[ابوداؤد:۵۰۹۶،عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اندر جانے اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر نکلتے ہیں، اور ہم نے اپنے رب اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

۳ تیسرے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۳ گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

① گھر میں دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا۔ [ابوداؤد:۵۰۹۶،عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

② گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا یا کھنکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر اطلاع دینا۔
[ترمذی:۲۷۱۰،عن کلدہ رضی اللہ عنہ؛ مسند احمد:۳۶۱۵،عن زینب رضی اللہ عنہا]

③ پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کرنا۔ [بخاری:۴۲۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

④ گھر والوں کوسلام کرنا۔ [ابوداؤد:۵۰۹۶،عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

۳ ۴ مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [ترمذی:۳۴۲۶،عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

۴ چوتھے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۵ گھر سے نکلنے کی سنتیں

① گھر والوں کوسلام کر کے نکلنا۔ [شعب الایمان:۸۸۴۵،عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ]

② پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھنا۔ [بخاری:۴۲۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی:۳۴۲۶،عن انس رضی اللہ عنہ]

۴ چوتھے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ٦ کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا
الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ
مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ [ابوداؤد: ۴۰۲۳، عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

۵	پانچویں مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں

سبق ۷ نیا کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ
عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ
[ترمذی: ۳۵٦۰، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا کہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں۔

۵ پانچویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

٢۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

تعریف

حفظ حدیث: حضور ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو "حدیث" کہتے ہیں اور حدیث کے یاد کرنے کو "حفظِ حدیث" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت کے نفع کے لیے ۴۰/حدیثیں یاد کرے گا تو اس سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا، جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

[کنز العمال: ۲۹۱۸۶، عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ]

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی باتوں کو پڑھنا، یاد کرنا اور ان کو اپنی زندگی میں اپنانا بہت ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں، اس سے زندگی میں نور پیدا ہوتا ہے اور دین پر چلنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے، لہٰذا حدیث کو زبانی یاد کرنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال کے نصاب میں دین کے ۵/شعبوں کے تحت ۱۰/حدیثیں دی گئی ہیں اور ان کے ساتھ گزشتہ سالوں کی حدیثوں کا دور بھی دیا گیا ہے تاکہ طلبہ ترتیب سے ۴۰/احادیث یاد کرلیں۔

ان احادیث کو اجتماعی طور پر ان کے شعبے اور ترجمے کے ساتھ یاد کرائیں، جیسے حدیث نمبر ۲۱/ ایمانیات پر إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ترجمہ: جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو۔ نیز ان حدیثوں پر عمل کرنے کی ترغیب بھی دیتے رہیں۔

DEENIYAT

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

سبق ا — گذشتہ سالوں کا دور

حدیث نمبر (۱) ایمانیات پر

اَلدِّیۡنُ یُسۡرٌ [شعب الایمان:۳۸۸۱،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دین آسان ہے۔

حدیث نمبر (۲) عبادات پر

مِفۡتَاحُ الۡجَنَّةِ الصَّلَاةُ [ترمذی:۴،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت کی کنجی (چابی) نماز ہے۔

حدیث نمبر (۳) معاملات پر

مَنۡ غَشَّ فَلَیۡسَ مِنَّا [ترمذی:۱۳۱۵،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۴) معاشرت پر

اَلسَّلَامُ قَبۡلَ الۡکَلَامِ [ترمذی:۲۶۹۹،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔

حدیث نمبر (۵) اخلاقیات پر

عَلَیۡکُمۡ بِالصِّدۡقِ [مسلم:۶۸۰۵ ،عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہمیشہ سچ بات کہو۔

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر ٦ ایمانیات پر

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ [بخاری: ١، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر ٧ عبادات پر

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ [مسلم: ۵۵٦، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

حدیث نمبر ٨ معاملات پر

مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

[ابن ماجہ: ۳۹۳۷، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ٩ معاشرت پر

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ [کنز العمال: ۴۵۴۳۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر ١٠ اخلاقیات پر

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ [کنز العمال: ۷۷۱۱، عن رجل من الصحابۃ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: غصہ سے بچو۔

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ [ترمذی:۲۵۱۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: تجھے جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگا کر۔

حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا

[دار قطنی:۱/ ۲۴۷، عن ام فروہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک سب سے افضل عمل اوّل وقت میں نماز پڑھنا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر

طُوْبٰی لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ [معجم کبیر:۴۶۱۶، عن رکب المصری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: خوش خبری ہے اس کے لیے جس کی کمائی حلال ہو۔

حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر

إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَهْلِهِ

[شعب الایمان:۸۸۴۵، عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ]

ترجمہ: جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔

حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ [مسلم:۳۰۳، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۶ ایمانیات پر

أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ [نسائی: ۱۳۱۱، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سب سے اچھا کلام اللہ کا کلام ہے۔

حدیث نمبر ۱۷ عبادات پر

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ [مسند ابی یعلی: ۱۸۱۲، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

حدیث نمبر ۱۸ معاملات پر

مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا [مسلم: ۲۲۶، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز کا خود کے لیے دعویٰ کرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ۱۹ معاشرت پر

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ [ترمذی: ۱۸۹۹، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

حدیث نمبر ۲۰ اخلاقیات پر

إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ [بخاری: ۶۹۲۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں۔

۶ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق سبق ۲ حدیث نمبر (۲۱) ایمانیات پر

إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

[ترمذی: ۲۵۱۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو۔

۷	ساتویں مہینے میں	۸	دن پڑھائیں

سبق ۳ حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

[بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۷	ساتویں مہینے میں	۸	دن پڑھائیں

سبق ۴ حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

وَالشُّهَدَاءِ

[ترمذی: ۱۲۰۹، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

۷	۸	مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر

لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا [ابوداؤد:۴۰۸۴، عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہرگز کسی کو گالی مت دو۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ٦ حدیث نمبر (۲۵) اخلاقیات پر

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ [ترمذی:۱۹۶۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سخی آدمی اللہ سے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ حدیث نمبر (۲٦) ایمانیات پر

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ [ترمذی:۱۹۸۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

۹ نویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۸ حدیث نمبر (۲۷) عبادات پر

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ [ترمذی:۳۳۷۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

۹ نویں مہینے میں ٦ دن پڑھائیں

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حفظِ حدیث

سبق ۹

حدیث نمبر (۲۸) معاملات پر

إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

[مسلم: ۴۲۱۰، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو۔

۹	۱۰	مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰

حدیث نمبر (۲۹) معاشرت پر

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

[ترمذی: ۱۹۵۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

۱۰	دسویں مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں

سبق ۱۱

حدیث نمبر (۳۰) اخلاقیات پر

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ [مسند احمد: ۸۸۶۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اچھی بات صدقہ ہے۔

۱۰	دسویں مہینے میں	۶	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۳- عقائد ومسائل

[عقائد]

تعریف

عقائد: آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے ان کو ”عقائد“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ [سورۂ نسا:۱۲۲]

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، ہم ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہوسکتا ہے۔

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کا اقرار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [معجم کبیر: ۶۲۲۳، عن سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ]

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدے سے متعلق جو باتیں بتائی ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے، عقیدہ ایک بنیادی چیز ہے، جس کا عقیدہ درست ہوگا وہی مسلمان کہلائے گا، ان کا نیک عمل اللہ کے یہاں قبول ہوگا اور ایسے ہی لوگ جنت میں جائیں گے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے عقیدے کو درست کرے، دل سے ان باتوں پر ایمان لائے اور زبان سے ان کا اقرار کرے۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سالوں کے دور کے ساتھ ساتھ اس سال ”اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور آسمانی کتابوں“ کے متعلق سوالات وجوابات دیے گئے ہیں۔

سب سے پہلے تمام کلموں کا دورا چھی طرح کرالیں پھر اس سال کے اسباق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات اجتماعی طور پر یاد کرائیں اور ساتھ ہی اس بات کی اچھی طرح وضاحت کردیں کہ ان تمام باتوں پر ایمان لانا اور دل سے یقین کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

سبق ۱ — گذشتہ سالوں کا دور

کلمۂ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[معجم صغیر: ۹۹۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

کلمۂ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

[مستدرک: ۹، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

کلمۂ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

[ابوداود: ۸۳۲، عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

کلمۂ توحید

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

[مسند احمد: ۲٦۵۵۱، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اسی کے قبضے میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کلمۂ استغفار

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ أَنَا أَعْلَمُهٗ وَ

أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ

[مجمع الزوائد: ۱۷٦۷۰، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں، اس حال میں کہ میں اس کو جانتا ہوں اور ایسے گناہ سے بھی معافی چاہتا ہوں جس کو میں نہیں جانتا۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر۔

١ پہلے مہینے میں ٢٠ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق — سبق ٢ — اللہ تعالیٰ ①

سوال : ہمارا رب کون ہے؟

جواب : ہمارا رب اللہ ہے۔ [سورۂ حم سجدہ:٣٠]

سوال : ہمیں کس نے پیدا کیا؟

جواب : ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ [سورۂ تین:٤]

سوال : کیا پوری دنیا کے لوگوں کو تنہا اللہ ہی نے پیدا کیا؟

جواب : جی ہاں! پوری دنیا کے لوگوں کو تنہا اللہ ہی نے پیدا کیا۔ [سورۂ سجدہ:٤]

سوال : کیا یہ دنیا خود بخود بن گئی؟

جواب : نہیں؛ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ [سورۂ سجدہ:٤]

٢ دوسرے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں

DEENIYAT

(۲)

سوال : آسمان، زمین، چاند، سورج، اونچے اونچے پہاڑ اور بڑے بڑے دریا کس نے بنائے؟

جواب : آسمان، زمین، چاند، سورج، اونچے اونچے پہاڑ اور بڑے بڑے دریا اللہ تعالیٰ ہی نے بنائے۔ [سورۂ عنکبوت:۶۱–سورۂ ق:۳۸]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا کیا؟

جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ [سورۂ اخلاص:۳]

سوال : اللہ تعالیٰ کب سے ہے اور کب تک رہے گا؟

جواب : اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ [سورۂ رحمٰن:۲۷]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کے ماں باپ ہیں؟

جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ کے ماں باپ نہیں ہیں۔ [سورۂ اخلاص:۳]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کے بیوی بچے ہیں؟

جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ کے بیوی بچے نہیں ہیں۔ [سورۂ انعام:۱۰۱]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری ہے؟

جواب : نہیں! وہ تمام رشتوں سے پاک ہے۔ [سورۂ اخلاص:۳]

۲ دوسرے مہینے میں ۹ دن پڑھائیں

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

۳

سوال : کیا مخلوق کی طرح اللہ تعالیٰ کی شکل وصورت ہے؟

جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ شکل وصورت سے پاک ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۱]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کھاتا، پیتا اور سوتا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کو کھانے پینے اور سونے کی ضرورت نہیں۔ [سورۂ انعام:۱۴؛ سورۂ بقرہ:۲۵۵]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ [سورۂ انعام:۱۶۳]

سوال : ہمیں، ہمارے ماں باپ اور پوری دنیا کو روزی کون دیتا ہے؟

جواب : ہمیں، ہمارے ماں باپ اور پوری دنیا کو روزی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ [سورۂ ذاریات:۵۸]

سوال : زندگی، موت، عزت اور ذلت کون دیتا ہے؟

جواب : زندگی، موت، عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ [سورۂ ملک:۲؛ سورۂ آل عمران:۲۶]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ ہر چیز دیکھتا ہے اور ہر بات سنتا ہے؟

جواب : جی ہاں! اللہ تعالیٰ ہر چیز دیکھتا ہے اور ہر بات سنتا ہے۔ [سورۂ اسراء:۱]

سوال : ہمیں کس کی عبادت کرنی چاہیے؟

جواب : ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے۔ [سورۂ ھود:۲۶]

۲	۳	مہینے میں	۹	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

DEENIYAT

سبق ۳ فرشتے ①

سوال : فرشتے کون ہیں؟

جواب : فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جنھیں "ملائکہ" بھی کہتے ہیں۔
[مسلم: ۷۶۸۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

سوال : کیا فرشتے کھانے پینے کے محتاج ہیں؟

جواب : نہیں! فرشتے کھانے پینے کے محتاج نہیں ہیں۔ [فتح الباری: ۹/۴۹۲]

سوال : کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں؟

جواب : نہیں! فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ [سورۂ تحریم: ۶]

سوال : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کیا طاقت دے رکھی ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مشکل کاموں کے کرنے کی طاقت دے رکھی ہے۔
[سورۂ فاطر: ۱]

سوال : فرشتے کتنے ہیں؟

جواب : فرشتے بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورۂ مدثر: ۳۱]

سوال : چار مشہور فرشتے کون کون سے ہیں؟

جواب : حضرت جبرئیل علیہ السلام ، حضرت میکائیل علیہ السلام ، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ [عمدۃ القاری: ۲۲/۴۵۸]

۳ تیسرے مہینے میں 11 دن پڑھائیں

عقائد

(۲)

سوال : حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب : حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کی کتابیں اور پیغامات رسولوں تک پہنچاتے تھے۔

[شرح الاربعین النوویۃ لعطیۃ:۳/۶]

سوال : حضرت میکائیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب : حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمے بارش برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام ہے۔

[شعب الایمان:۱۵۸، عن ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ]

سوال : حضرت اسرافیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب : حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

[شعب الایمان:۳۵۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سوال : حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب : حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کام مخلوق کی جان نکالنا ہے، جنھیں "مَلَکُ الْمَوْت" بھی کہتے ہیں۔

[مصنف ابن ابی شیبہ:۳۴۹۶۹، عن ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ]

سوال : اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : اعمال لکھنے والے فرشتوں کو "كِرَامًا كَاتِبِيْن" کہتے ہیں۔ [سورۂ انفطار:۱۱]

سوال : آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کو "حَفَظَه" کہتے ہیں۔

[سورۂ انعام:۶۱]

سوال : قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو ''مُنْکَر نَکِیْر'' کہتے ہیں۔

[ترمذی:۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۳ ۴ مہینے میں ۲۱ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ آسمانی کتابیں ①

سوال : اللہ تعالیٰ نے کتابیں کیوں نازل فرمائیں؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے کتابیں انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمائیں۔ [سورۂ آل عمران:۳،۴]

سوال : اللہ تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب : چھوٹی بڑی بہت ساری کتابیں ہیں۔ [صحیح ابن حبان:۳٦۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : اللہ تعالیٰ کی چھوٹی اور بڑی کتابوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : چھوٹی کتاب کو ''صحیفہ'' اور بڑی کتاب کو ''کتاب'' کہتے ہیں۔ [روح المعانی:۳۰/۱۱۱]

سوال : چار مشہور ''آسمانی کتابیں'' کون کون سی ہیں؟

جواب : توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔ [صحیح ابن حبان:۳٦۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : ''توریت'' کس نبی پر نازل ہوئی؟

جواب : توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [مسلم:۴۵۳٦، عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ]

۴ ۵ مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

②

سوال : ''زبور'' کس نبی پر نازل ہوئی؟

جواب : زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ نساء:۱۶۳]

سوال : ''انجیل'' کس نبی پر نازل ہوئی؟

جواب : انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ حدید:۲۷]

سوال : ''قرآن مجید'' کس نبی پر نازل ہوا؟

جواب : قرآن مجید ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ [سورۂ دہر:۲۳]

سوال : ''صحیفے'' کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب : صحیفے حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور ان کے علاوہ دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے۔ [صحیح ابن حبان:۱/۳۶۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : سب سے آخر میں کون سی کتاب نازل ہوئی؟

جواب : سب سے آخر میں قرآن مجید نازل ہوا۔ [تفسیر بحر العلوم:۱/۵۸۶]

۵ پانچویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

(۳)

سوال : کیا قرآن مجید میں کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے؟

جواب : قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ [سورۂ انعام:۱۱۵]

سوال : قرآن مجید کی حفاظت کی ذمے داری کس نے لی ہے؟

جواب : قرآن مجید کی حفاظت کی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ [سورۂ حجر:۹]

سوال : آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب کون سی ہے؟

جواب : آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب قرآن مجید ہے۔ [تفسیر سعدی:۱/۲۳۴]

سوال : اب قیامت تک کس کتاب پرعمل کرنا ضروری ہے؟

جواب : اب قیامت تک صرف قرآن مجید پرعمل کرنا ضروری ہے۔
[مسلم:۸: ٦٣٧٨، عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ]

سوال : اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں یہ ایمان رکھنا چاہیے کہ تمام کتابیں اور صحیفے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔ [سورۂ بقرہ:۴]

۵	پانچویں مہینے میں	۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو "نماز" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص چالیس دن تک اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، اس کو دو پروانے ملتے ہیں، ایک نفاق سے بری ہونے کا اور دوسرا جہنم سے خلاصی کا۔

[ترمذی: ۲۴۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

حدیث : حضور ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہوسکے صفائی و پاکیزگی کا اہتمام کرے، اس کے گھر میں جو تیل خوشبو ہو اس کو لگائے، پھر وہ گھر سے نماز کے لیے نکلے اور مسجد پہنچ کر پہلے سے بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں نہ بیٹھے، پھر (سنتوں اور نفلوں میں سے) جتنی ہوسکے نماز پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی سے اس کو سنے، تو ایسے آدمی کی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی خطائیں معاف کردی جائیں گی۔ [بخاری: ۸۸۳، عن سلمان فارسی رضی اللہ عنہ]

ہدایت برائے استاذ

گزشتہ سالوں کے دور کے ساتھ ساتھ اس سال "نماز با جماعت" اور "نماز جمعہ" کا طریقہ دیا گیا ہے، اس میں جو باتیں دی گئی ہیں ان کو لفظ بلفظ یاد نہ کرائیں، بلکہ "کلماتِ نماز، ثنا، تشہد، درود شریف، دعائے ماثورہ اور نماز کے بعد کی دعا" باواز بلند پڑھاتے ہوئے طلبہ سے باری باری "نماز با جماعت" اور "نماز جمعہ" پڑھانے کی مشق کرائیں، تاکہ ابھی سے ان کو امامت کا طریقہ معلوم ہو جائے اور جب ضرورت پیش آئے تو اچھی طرح امامت کرسکیں، نیز نماز با جماعت اور نماز جمعہ کی فضیلت و وعید کو آسان انداز میں بیان کر کے ان کی اہمیت بھی طلبہ کے دل میں بٹھائیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

کلماتِ نماز

تکبیر تحریمہ (نماز کو شروع کرتے وقت کہے):

اَللّٰهُ أَكْبَرُ [ترمذی: ۲۳۸، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ [ترمذی: ۲۶۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

تسمیع (رکوع سے اٹھتے ہوئے کہے):

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ [بخاری: ۲۲۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

تحمید (جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے):

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ [بخاری: ۲۲۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سجدے کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى [ترمذی: ۲۶۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ [ترمذی: ۲۹۵، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ثنا:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ [ترمذی: ۲۴۲، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

نماز

تشہد (التحیات)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

[بخاری: ۱۲۰۲، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [بخاری: ۳۳۷۰، عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ]

دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

[بخاری: ۸۳۴، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

نماز کے بعد کی دعا

جب نماز سے فارغ ہو تو پہلے تین مرتبہ ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ'' کہے۔ [مسلم: ۱۳۶۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]
پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ

[مسلم: ۱۳۶۳، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

[ابوداؤد: ۱۵۲۲، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا کرنا ضروری ہے، وتر کی نماز عشا کی فرض نماز کے بعد سے صبح صادق تک ادا کی جاسکتی ہے۔

وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد تین رکعت وتر کی نیت باندھ لے، دوسری رکعت کے قعدے میں ''التحیات'' پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد ''اَللّٰہُ أَکْبَرُ'' کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع کر کے بقیہ نماز مکمل کر لے۔

مسئلہ: رمضان شریف میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اس نماز میں امام کے ساتھ مقتدی بھی دُعائے قنوت پڑھے۔ [شامی: ۱۱۴/۳، اوقات الصلاۃ؛ ۵/۱۱۲-۱۲۴، باب الوتر]

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ

عَلَیْكَ وَنُثْنِيْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ، وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ

وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى

عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۰۲۷، ۷۰۳۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ مصنف عبدالرزاق: ۴۹۷۸، عن علی رضی اللہ عنہ]

نوٹ: دُعائے قنوت کی جگہ کوئی اور دُعا بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ البتہ افضل یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو حدیث سے ثابت ہیں۔ یہ مختلف الفاظ سے کتبِ حدیث میں مروی ہے۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں

اس سال کے اسباق — سبق ۲ — اذان

نماز سے پہلے ایک آدمی بلند آواز سے مخصوص الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور نماز کی دعوت دیتا ہے، اس کو ''اذان'' کہتے ہیں۔ اور اذان دینے والے کو ''مؤذن'' کہتے ہیں۔ پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ   اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ   أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ   حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمُ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اذان کا جواب

اذان کے جواب میں اذان کے وہی کلمات دہرانا چاہیے ، البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ ، کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمُ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے۔

سوالات

(۱) اذان کسے کہتے ہیں؟ (۲) اذان دینے والے کو کیا کہتے ہیں؟

(۳) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

۱ پہلے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ اقامت

جماعت کھڑی ہوتے وقت جلدی جلدی جو کلمات کہے جاتے ہیں، اس کو ''اقامت'' کہتے ہیں۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهُ	
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهُ	
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ	حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اقامت کا جواب

اذان کے جواب کی طرح ہی اقامت کا جواب دینا چاہیے، البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہیے۔

سوالات

(١) اقامت کسے کہتے ہیں؟ (٢) اقامت کے کلمات سنائیے۔
(٣) قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

٢ دوسرے مہینے میں ١٠ دن پڑھائیں

سبق ٤ نماز باجماعت

چند لوگ ایک ساتھ مل کر اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ ان میں ایک نماز پڑھاتا ہے اور باقی لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، اسے ''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا'' کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو ''امام'' کہتے ہیں اور پیچھے نماز پڑھنے والے کو ''مقتدی'' کہتے ہیں۔

DEENIYAT

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنتِ مؤکّدہ ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ۲۷ گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ [بخاری: ۶۴۵، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

بغیر عذر کے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کے لیے مسجد نہ جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ [ابن ماجہ: ۷۹۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سوالات

① نماز باجماعت کا کتنا ثواب ہے؟

② امام اور مقتدی کسے کہتے ہیں؟

③ بغیر عذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا کیسا ہے؟

۲	۳	مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ باجماعت نماز کا طریقہ

لوگوں میں اِمام وہ شخص ہوگا جو قرآن صحیح پڑھتا ہو، مسائل کا جاننے والا ہو، نیز پرہیزگار اور نیک ہو۔ اس کے پیچھے دائیں بائیں جانب لوگ صف بنا کر کھڑے ہو جائیں، پہلے پہلی صف پوری کریں، اس کے بعد دوسری، اس کے بعد تیسری، اسی طرح باقی صفیں۔ ایک صف کے پورا ہونے سے پہلے دوسری صف نہ بنائیں۔ صف کے درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں بلکہ اس طرح کھڑے رہیں کہ لوگوں کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اور ان کی ایڑیاں ایک دوسرے کے بالکل برابر ہوں، ذرا بھی آگے پیچھے نہ ہوں، اِمام نماز شروع کرنے سے پہلے صفوں کی درستگی کو دیکھ لے۔ [شامی: ۴/۲۳۰-۲۶۶، باب الامامہ]

پیچھے نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے ایک شخص اِقامت کہے، اُس کے بعد اِمام جو نماز

پڑھا رہا ہے اس نماز کی نیت کرنے کے ساتھ اِمامت کی بھی نیت کرے کہ میں اس جماعت کو نماز پڑھا رہا ہوں۔ اسی طرح پیچھے نماز پڑھنے والے بھی اپنی نماز کی نیت کے ساتھ اِمام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کریں کہ میں اِمام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ اب اِمام تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ مقتدی بھی اِمام کی تکبیرِ تحریمہ کے فوراً بعد تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو جائیں۔ اُس کے بعد اِمام اور مقتدی ثنا پڑھیں لیکن مقتدی ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور اِمام قرأت کرے، فجر، مغرب اور عشا میں بلند آواز سے اور ظہر، عصر میں آہستہ قرأت کرے۔

قرأت پوری ہونے کے بعد "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے رکوع میں جائے، اس کی اتباع کرتے ہوئے مقتدی بھی رُکوع میں جائیں۔ اِمام اور مقتدی دونوں رکوع کی تسبیح "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کم از کم تین مرتبہ پڑھیں۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے اور مقتدی "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہیں۔ مقتدی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اَرکان ادا کرنے میں اِمام سے آگے نہ بڑھیں بلکہ ساتھ ساتھ یا اُس کے پیچھے رہیں۔ رُکوع کے بعد بقیہ نماز اسی طرح پوری کریں جیسے نماز کے طریقے میں بتائی گئی ہے۔ مقتدی صرف قیام میں خاموش کھڑے رہیں گے، اس کے علاوہ تکبیرات، رُکوع اور سجدے کی تسبیحات، تشہد، درود شریف اور دُعائے ماثورہ پڑھیں گے۔ [شامی: ۳/۴۹۵-۴/۱۹۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

مقتدی امام کے پیچھے کیا پڑھیں گے اور کیا نہیں پڑھیں گے

	تکبیر تحریمہ	ثنا	تعوذ، تسمیہ سورۂ فاتحہ	آمین	سورۃ	رکوع کی تکبیر	رکوع کی تسبیح	تسمیع	تحمید	سجدے کی تکبیر	جلسے کی تکبیر	قعدے کی تکبیر	تشہد	درود شریف	دعائے ماثورہ	سلام
امام	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔
مقتدی	✔	✔	✘	✔	✘	✔	✔	✘	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔

سوالات

① امام کیسا ہونا چاہیے؟
② صفوں کو درست کرنے کا طریقہ بتائیے۔

۳ ۴ ۵ مہینے میں ۳۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ٦ جمعہ کی نماز

اسلام میں جمعہ کے دن کو بڑی فضیلت و اہمیت حاصل ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انھیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔'' [مسلم: ۲۰۱۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جمعہ کے دن کی قدر کریں اور مسجد جلد پہنچ کر تلاوت اور نماز میں مشغول ہوجائیں۔

جمعہ کی نماز فرض ہے۔ یہ ظہر کے وقت میں ہی پڑھی جاتی ہے، اس میں دو رکعتیں ہیں۔

جمعہ کی نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھ جائے اور ان کے سامنے مؤذّن اذان کہے، اذان کے بعد امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دو خطبے دے، پہلا خطبہ دینے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھ جائے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دے، جب دوسرا خطبہ مکمل ہوجائے تو امام منبر سے اُتر کر نماز پڑھانے کی جگہ کھڑا ہوجائے اور مؤذّن اقامت کہے، پھر اِمام صفیں درست کرانے کے بعد جمعہ کی دو فرض رکعتیں اسی طرح پڑھائے جس طرح ''جماعت کی نماز کے طریقے'' میں بتایا گیا ہے، جمعہ کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ [شامی: ٦/ ۳۸-۸۰، باب الجمعۃ]

نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''سورۂ اعلیٰ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۂ غاشیہ'' پڑھنا سنت ہے۔ [شامی: ۴/ ۱۸۸، باب صفۃ الصلاۃ فصل فی القراۃ]

مسئلہ: جب خطبہ ہو تو خاموشی سے سننا واجب ہے، خطبہ کے وقت کسی سے بات کرنا یا کوئی اور کام کرنا منع ہے، حتیٰ کہ نماز پڑھنا بھی منع ہے۔

سوالات

① جمعہ کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟
② خطبہ کے وقت کسی سے بات کرنا یا کوئی اور کام کرنا کیسا ہے؟
③ جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھنا سنت ہے؟

۵ پانچویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلْمَتِيْنُ اَلْقَوِيُّ اَلْحَقُّ اَلْوَكِيْلُ

تعریف

اسمائے حسنیٰ : اللہ تعالیٰ کے ناموں کو ''اسمائے حسنیٰ'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا [سورۂ اعراف:۱۸۰]

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم ان ناموں سے اسے پکارو۔

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کو یاد کرے گا، جنّت میں داخل ہوگا۔ [مسلم:۶۹۸۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں زبردست قوت و تاثیر ہے اور ان کو یاد کرنے کے بڑے فضائل ہیں اور ان ناموں کو پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اسمائے حسنیٰ میں اس سال اللہ تعالیٰ کے ۲۵/ ناموں کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان ناموں کو ذکر کرنے کی ترتیب گذشتہ سالوں کی طرح ہے۔ ہر آئندہ مہینے کے ناموں کے ساتھ گذشتہ مہینوں میں آئے ہوئے ناموں کو بھی ذکر کیا گیا ہے تاکہ طالب علم از اول تا آخر ترتیب کے ساتھ آسانی سے یاد کر سکے۔ دیگر مضامین کی طرح انھیں بھی اجتماعی طور پر پڑھائیں۔

اَلْمَتِيْنُ اَلْحَقُّ اَلْقَوِيُّ اَلْوَكِيْلُ

سبق ۱ اسمائے حسنٰی ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵

اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ

اَلْوَلِيُّ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ

۶ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲ اسمائے حسنیٰ ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰

اَلْحَمِيْدُ	اَلْمُحْصِيْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ

اَلْمُحْيِيْ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ

۷ ساتویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِيْ اَلْحَيُّ اَلْمُمِيْتُ

سبق ٣ اسمائے حسنیٰ ٦١، ٦٢، ٦٣، ٦٤، ٦٥

اَلْمُمِيْتُ | اَلْحَيُّ | اَلْقَيُّوْمُ | اَلْوَاجِدُ

اَلْمَاجِدُ

هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ

الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ

٨ آٹھویں مہینے میں ٢٠ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اسمائے حسنیٰ

۳- عقائد و مسائل

[اسمائے حسنٰی]

سبق ۴ — اسمائے حسنٰی ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰

اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ

اَلْمُقْتَدِرُ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ

الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ

۹ نویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ اسمائے حسنیٰ ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵

اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْأَوَّلُ	اَلْأٰخِرُ

اَلظَّاهِرُ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ

الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ

الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْأٰخِرُ الظَّاهِرُ

۱۰ دسویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تعریف

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو مسائل کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں لگے پھر اس کو حاصل بھی کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو اجر لکھ دیتے ہیں اور جو شخص علم کا طالب ہو لیکن اس کو حاصل نہ کر سکے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک اجر لکھ دیتے ہیں۔ [معجم کبیر: ۱۶۵، عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ]

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ (مسائل جاننے والا) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ [ترمذی: ۲۶۸۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی ذمے داری ہے کہ اپنی زندگی اللہ کے حکموں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق گزارے، اسی میں مسلمانوں کی دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے؛ اور اللہ کے حکموں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ کر زندگی گزارنے میں ناکامی ہے۔ لہٰذا زندگی صحیح طریقے پر گزارنے کے لیے مسائل کا علم حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال مسائل کے مضمون میں گذشتہ سالوں کے دور کے ساتھ ”استنجے کا بیان، نماز کے مفسدات اور مکروہ اوقات“ دیے گئے ہیں، مسائل کا مضمون چوں کہ بہت اہم ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دیں، پہلے گذشتہ سالوں کا اچھی طرح دور کرا لیں، پھر نئے اسباق طلبہ کو ذہن نشین کرائیں اور خاص طور پر ”مفسداتِ نماز“ کو مثالوں کے ذریعے اور عملی طور پر آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کریں۔ وقتاً فوقتاً پیار محبت سے طلبہ کو ترغیب بھی دیں کہ مسائل کے مضمون میں یاد کی ہوئی باتیں اپنے بھائی بہن اور والدین کو بتاتے رہیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

غسل کے فرائض

غسل میں ۳؍فرض ہیں:

① منہ بھر کر کلی کرنا۔ [شامی: ۱/ ۴۲۳، مطلب فی ابحاث الغسل]

② ناک میں پانی ڈالنا۔ [شامی: ۱/ ۴۲۳، مطلب فی ابحاث الغسل]

③ پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔ [شامی: ۱/ ۴۲۷، مطلب فی ابحاث الغسل]

غسل کی سنتیں

① پاک ہونے کی نیت کرنا۔ [بخاری: ۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۴۴۴، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]

② دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ [بخاری: ۲۴۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ شرمگاہ کو دھونا۔ [بخاری: ۲۴۹، عن میمونہ رضی اللہ عنہا]

④ بدن پر کہیں ناپاکی وغیرہ لگی ہو تو اس کو دھونا۔ [بخاری: ۲۴۹، عن میمونہ رضی اللہ عنہا]

⑤ وضو کرنا۔ [بخاری: ۲۴۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑥ تین بار پورے بدن پر پانی بہانا۔ [بخاری: ۲۵٦، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑦ پہلے سر پر پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہانا۔ [شامی: ۱/ ۴۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل]

⑧ نہاتے وقت جسم کو ملنا۔ [شامی: ۱/ ۴۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل]

نوٹ: نہاتے وقت اگر ستر کھلا ہو تو قبلے کی طرف منہ کر کے نہ نہائیں۔ [شامی: ۱/ ۴۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل]

DEENIYAT

وضو کے فرائض

وضو میں ۴ فرض ہیں: [سورۂ مائدہ:٦]

① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ دھونا۔ [شامی: ۱/ ۲۳۵، ارکان الوضو]

② دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ [شامی: ۱/ ۲۴۷، ارکان الوضو]

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ [شامی: ۱/ ۲۴۷، ارکان الوضو]

④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ [شامی: ۱/ ۲۴۷، ارکان الوضو]

وضو کی سنتیں

① وضو کی نیت کرنا۔ [بخاری: ۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۲۷۱، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]

② "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ کر وضو شروع کرنا۔ [نسائی: ۸۷، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۲۷۸، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

③ دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھونا۔ [بخاری: ۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۲۸٦، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

④ مسواک کرنا اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرنا۔ [بخاری: ۸۸۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ سنن کبریٰ بیہقی: ۱۷۹، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۲۹٦، ۳۰۲، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑤ تین مرتبہ کلی کرنا۔ [بخاری: ۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۳۰٦، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑥ تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ [بخاری: ۱۸۵، عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۳۰٦، ۳۰۸، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑦ ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔ [ترمذی: ۳۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑧ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ [بخاری: ۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]

⑨ ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔ [بخاری: ۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]

⑩ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ [ترمذی: ۳٦، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑪	اعضا کو پے در پے دھونا۔ (ایک عضو کے بعد دوسرا عضو فوراً دھونا)۔	[بخاری: ۱۴۰، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۱/ ۳۲۸، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]
⑫	ترتیب وار وضو کرنا۔	[بخاری: ۱۴۰، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۱/ ۳۲۷، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]
⑬	وضو کے بعد کی دعا پڑھنا۔	[ترمذی: ۵۵، عن عمر رضی اللہ عنہ]

نواقضِ وضو

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انھیں ''نواقضِ وضو'' کہتے ہیں۔

①	پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔	[شامی: ۱/ ۳۶۵، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
②	ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔	[شامی: ۱/ ۳۶۵، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
③	بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔	[بدائع الصنائع: ۱/۲۴، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
④	منہ بھر کے قے کرنا۔	[شامی: ۱/ ۳۷۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
⑤	لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔	[شامی: ۱/ ۳۸۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
⑥	بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔	[شامی: ۱/ ۳۹۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
⑦	پاگل ہو جانا۔	[شامی: ۱/ ۳۹۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
⑧	نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔	[شامی: ۱/ ۳۹۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]

پانچ نمازیں

① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشا

رکعت کی تعداد

① فجر کی نماز میں ۴؍ رکعتیں ہیں : ۲؍ رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍ رکعت فرض۔

② ظہر کی نماز میں ۱۲؍رکعتیں ہیں :	۴؍رکعت سنت مؤکدہ، ۴؍رکعت فرض، ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت نفل۔
③ عصر کی نماز میں ۸؍رکعتیں ہیں :	۴؍رکعت سنت غیر مؤکدہ، ۴؍رکعت فرض۔
④ مغرب کی نماز میں ۷؍رکعتیں ہیں :	۳؍رکعت فرض، ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت نفل۔
⑤ عشا کی نماز میں ۱۷؍رکعتیں ہیں :	۴؍رکعت سنت غیر مؤکدہ، ۴؍رکعت فرض، ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت نفل، ۳؍رکعت وتر واجب، ۲؍رکعت نفل۔
○ جمعہ کی نماز میں ۱۴؍رکعتیں ہیں :	جمعہ سے پہلے ۴؍رکعت سنت مؤکدہ، جمعہ کی ۲؍رکعت فرض، اُس کے بعد ۴؍رکعت سنت مؤکدہ پھر ۲؍رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر ۲؍رکعت نفل۔

[ابوداوٗد: ۱۲۷۵، عن علی رضی اللہ عنہ؛ بدائع الصنائع : ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی عددہا وعدد رکعتها؛ بدائع الصنائع : ۱/۲۶۹، صلاۃ الجمعۃ وبیان مقدارها؛ بدائع الصنائع: ۱/۲۸۴-۲۸۵، کتاب الصلاۃ، فصل الصلاۃ المسنونۃ]

تنبیہ: سنت مؤکدہ ضرور پڑھیں، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

نماز کے شرائط

نماز کے باہر ۷؍فرائض ہیں، جنھیں ''شرائط'' کہتے ہیں۔

①	بدن کا پاک ہونا۔	[شامی: ۳/۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]
②	کپڑوں کا پاک ہونا۔	[شامی: ۳/۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]
③	جگہ کا پاک ہونا۔	[شامی: ۳/۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]
④	ستر کا چھپانا۔	[شامی: ۳/۲۴۹، باب شروط الصلاۃ]
⑤	نماز کا وقت ہونا۔	[بدائع الصنائع: ۱/۱۲۱، فصل فی شرائط ارکان الصلاۃ]
⑥	قبلے کی طرف رُخ کرنا۔	[شامی: ۳/۳۳۰، باب شروط الصلاۃ]
⑦	نیت کرنا۔	[شامی: ۳/۲۸۵، باب شروط الصلاۃ]

مسائل

نماز کے ارکان

نماز کے اندر ۶ رفرائض ہیں جنھیں ''ارکان'' کہتے ہیں۔

①	تکبیر تحریمہ (اَللّٰهُ أَكْبَرُ) کہنا۔	[شامی: ۳/ ۳۷۶، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]
②	قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔	[شامی: ۳/ ۳۸۱، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]
③	قرأت کرنا (قرآن مجید پڑھنا)۔	[شامی: ۳/ ۳۸۹، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]
④	رکوع کرنا۔	[شامی: ۳/ ۳۹۲، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]
⑤	دونوں سجدے کرنا۔	[شامی: ۳/ ۳۹۳، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]
⑥	قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔	[شامی: ۳/ ۳۹۶، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

۶ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق — سبق ۲ — استنجے کا بیان

پیشاب پاخانہ کرنے کے بعد جو ناپاکی شرمگاہ پر لگ جاتی ہے اسے صاف کرنے کو ''استنجا'' کہتے ہیں۔ [شامی: ۳/ ۳۱، کتاب الطہارہ، باب الانجاس، فصل الاستنجاء]

استنجے کا طریقہ

پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے یا ٹیشو پیپر سے پیشاب کو سُکھا لینا چاہیے، پھر پانی سے دھونا چاہیے۔

پاخانہ کرنے کے بعد بھی مٹی کے تین ڈھیلے یا ٹیشو پیپر سے جگہ کو صاف کر لینا چاہیے، پھر پانی سے دھو لینا چاہیے۔ ڈھیلے اور پانی دونوں کا استعمال کرنا بہتر ہے۔ اگر صرف ایک ہی کے ذریعے استنجا کریں تب بھی کافی ہے، پھر بھی پانی کا استعمال ڈھیلے سے بہتر ہے۔

[شامی: ۳/ ۳۵، ۳۷، کتاب الطہارہ، باب الانجاس، فصل الاستنجاء]

۷ ساتویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۳ نماز کے مفسدات

ایسی چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

① نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔
[شامی: ۴/۴۱۶، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

② نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر ''آمین'' کہنا۔
[شامی: ۴/۴۳۶، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

③ کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا یا آہ، اُوہ یا اُف کرنا۔
[شامی: ۴/۴۳۲، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

④ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ [شامی: ۴/۴۵۱، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑤ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا کہ جس سے معنیٰ خراب ہو جائے۔
[شامی: ۴/۴۷۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑥ نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔
[شامی: ۴/۴۵۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑦ نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھا لینا۔ [شامی: ۴/۴۴۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑧ قبلے کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا۔ [شامی: ۴/۴۶۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑨ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ [شامی: ۴/۴۵۸، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑩ نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔ [شامی: ۴/۴۷۵، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑪ امام کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔ [شامی: ۴/۴۶۰، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ]

۷ ۸ ۹ مہینے میں ۴۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

سبق ۴ نماز کے مکروہ اوقات

نماز کو ادا کرنے کی شرط یہ ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ وقت سے پہلے پڑھنے سے تو نماز بالکل درست نہ ہوگی اور وقت کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔ [شامی:۳/۲۴۳، باب شروط الصلاۃ]

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں

مندرجہ ذیل اوقات میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چاہے فرض ہو یا نفل، ادا ہو یا قضا۔

① سورج نکلنے کے وقت سے لے کر سورج بلند ہونے تک تقریباً ۲۰ رمنٹ۔
[شامی:۳/۱۴۴، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

② آسمان میں سورج کے بالکل بیچ میں آنے سے لے کر اس کے ڈھلنے تک تقریباً ۵ رمنٹ۔
[شامی:۳/۱۴۴، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

③ سورج میں پیلا پن آنے سے لے کر اس کے ڈوبنے تک تقریبا ۲۰ رمنٹ۔
[شامی:۳/۱۴۴، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

مسئلہ: عصر کی نماز کو سورج پیلا پڑ جانے تک مؤخر کرنا منع ہے، لیکن کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو صرف اس دن کی نماز عصر پڑھ سکتے ہیں۔ [شامی:۳/۱۴۹، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

① صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔ [شامی:۳/۱۵۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

② عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے پیلا پڑنے سے پہلے تک۔
[شامی:۳/۱۵۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

۹	۱۰	مہینے میں	۳۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۴۔ اسلامی تربیت

[اسلامی معلومات]

تعریف

اسلامی معلومات: دین کی باتیں جان لینے کو ''اسلامی معلومات'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: مؤمن بھلائی سے کبھی سیر نہیں ہوتا وہ علم حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ [ترمذی:۲۶۸۶، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ]

علم دین کے حصول پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے انعامات کے وعدے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ علم والے شخص کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوق مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دینی باتیں سیکھے اور دین کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرے۔

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کے تحت انبیا علیہم السلام اور ان کی قوموں، اہل بیت، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلامی چیزوں سے متعلق سوالات و جوابات دیے گئے ہیں۔ اجتماعی طور پر سارے سوالات کے جوابات یاد کرا دیے جائیں۔

DEENIYAT

سبق ۱

سوال : ''صِدّیق'' کس صحابی کا لقب ہے؟

جواب : ''صدیق'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ [مستدرک: ۴۴۰۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

سوال : اسلام لانے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کیا نام تھا؟

جواب : اسلام لانے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''عبدالکعبہ'' تھا۔ [اسد الغابہ: ۱/ ۶۳۸]

سوال : اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کیا نام رکھا گیا؟

جواب : اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''عبداللہ'' رکھا گیا۔ [اسد الغابہ: ۱/ ۶۳۸]

سوال : حضرت عمر رضی اللہ عنہ کون سی سورۃ پڑھ کر اسلام لائے؟

جواب : حضرت عمر رضی اللہ عنہ ''سورۂ طٰہٰ'' پڑھ کر اسلام لائے۔ [طبقات ابن سعد: ۳/ ۲۶۸]

سوال : مسلمانوں نے سب سے پہلے کعبہ میں نماز کب پڑھی؟

جواب : مسلمانوں نے سب سے پہلے کعبہ میں نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پڑھی۔ [السیرۃ النبویۃ لابن ھشام: ۲/ ۱۸۶]

سوال : کس نبی کو مچھلی نے نگل لیا تھا؟

جواب : حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا تھا۔ [سورۂ صٰفّٰت: ۱۴۲]

۱ ۲ مہینے میں ۳۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

سوال : کس نبی کی جنوں اور ہواؤں پر بھی حکومت تھی؟

جواب : حضرت سلیمان علیہ السلام کی جنوں اور ہواؤں پر بھی حکومت تھی۔ [سورۂ ص:۳۶-۳۷]

سوال : ''قوم عادؔ'' کے نبی کون تھے؟

جواب : قوم عاد کے نبی ''حضرت ہود علیہ السلام'' تھے۔ [سورۂ ہود:۵۰]

سوال : ''قوم ثمودؔ'' کے نبی کون تھے؟

جواب : قوم ثمود کے نبی ''حضرت صالح علیہ السلام'' تھے۔ [سورۂ ہود:۶۱]

سوال : ''حضرت شعیب علیہ السلام'' کس شہر کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے؟

جواب : حضرت شعیب علیہ السلام ''مدین'' شہر کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ [سورۂ ہود:۸۴]

سوال : ''اہل بیت'' کسے کہتے ہیں؟

جواب : ''اہل بیت'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کہتے ہیں۔
[مستدرک:۳۵۵۸،عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا]

سوال : حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون تھے؟

جواب : حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ''نواسے'' تھے۔
[اسد الغابۃ:۱/۲۵۸-۲۶۳]

۲	۳	مہینے میں	۳۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

سوال : جنتی مَردوں کے سردار کون ہوں گے؟

جواب : جنتی مردوں کے سردار "حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما" ہوں گے۔

[ترمذی: ۳۷۶۸، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

سوال : "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون تھیں؟

جواب : "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ [اسد الغابة: ۱/۱۳۹۵]

سوال : جنتی عورتوں کی سردار کون ہوں گی؟

جواب : جنتی عورتوں کی سردار "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا" ہوں گی۔ [ترمذی: ۳۷۸۱، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

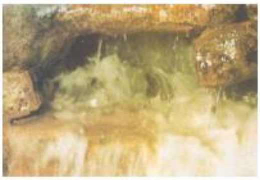

سوال : "آبِ زمزم" کیا ہے؟

جواب : آبِ زمزم وہ بابرکت پانی ہے، جس کا کنواں کعبہ کے پاس ہے۔

[تہذیب الاسماء واللغات: ۱/۱۱۴۶]

سوال : "حجرِ اسود" کیا ہے؟

جواب : حجرِ اسود کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا ایک بابرکت پتھر ہے، جو جنت سے لایا گیا ہے۔ [تہذیب الاسماء واللغات: ۱/۱۰۷۰-۱۰۷۱]

۴ ۵ مہینے میں ۳۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۴۔ اسلامی تربیت

[بیان و دُعا]

تعریف

بیان و دُعا: دین کی بات لوگوں کے سامنے پیش کرنے کو ''بیان'' کہتے ہیں اور اللہ سے مانگنے کو ''دعا'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ ۝ [سورۂ رحمٰن: ۳،۴]

ترجمہ: اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا، اسے بیان سکھایا۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری باتیں لوگوں تک پہنچاؤ، اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

[بخاری: ۳۴۶۱، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔''

[مسند ابی یعلیٰ: ۱۸۱۲، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

دین کی بات دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور اس کا بڑا ذریعہ بیان و نصیحت ہے، لہٰذا بیان کی اور بولنے کی مشق کرنا چاہیے تاکہ دین کو امت تک پہنچا سکیں۔ لیکن یہ سارے کام اللہ کی مدد اور توفیق سے ہوتے ہیں، لہٰذا ہر کام میں اللہ سے مدد مانگنی چاہیے، پس دُعا کا طریقہ سیکھنا چاہیے اور اللہ سے خوب مانگنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم بچپن ہی سے دین کی باتیں لوگوں کے سامنے بلا جھجک کہہ سکے، ابتدا میں یہ بیان طلبہ کو یاد کرائیں اور جب دو مہینے گزر جائیں تو طلبہ کو باری باری کھڑا کر کے بولنے کی مشق کرائیں اور قرآنی دُعا کو ترجمے کے ساتھ یاد کرا دیں۔

علم کی فضیلت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ .... أَمَّا بَعْدُ!

محترم بزرگواور دوستو!

قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کواس بات کا حکم دیا کہ اللہ سے یہ دُعا مانگیں کہ اے میرے رب! میرا علم بڑھا دیجیے۔ کیونکہ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو بندہ کو خدا کی پہچان کراتا ہے۔علم ہی اللہ کا خوف بڑھاتا ہے۔علم ایک روشنی ہے،جس سے جہالت کے اندھیرے ختم ہوجاتے ہیں۔علم ایسا مخلص دوست ہے جو کبھی دھوکہ نہیں دیتا بلکہ وہ انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ سے تو علم والے ہی ڈرتے ہیں۔علم سے انسان کے اعمال صحیح اور قبول ہوتے ہیں۔ عالم اور جاہل ہرگز برابر نہیں ہوسکتے۔ ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک عالم ہزار عبادت کرنے والوں سے افضل ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کی نیّت سے علم حاصل کر رہا ہو تو جنّت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم دین سیکھنے سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دعا

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

[سورۂ آل عمران:١٦]

اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لا چکے،تو اب ہمارے گناہوں کو معاف کردیجیے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

تعریف

سیرت : ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے حالات کو "سیرت" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [سورۂ احزاب:۲۱]

ترجمہ : یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔
[بخاری: ۱۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے، ہمارے نبی ﷺ کی سیرت ہمارے لیے مکمل رہنما ہے، اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارا دین کن کن مراحل سے گزرا، ہمارے نبی ﷺ نے اس کی حفاظت، بقا اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے کتنی تکلیفیں برداشت کیں اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی۔

ہدایت برائے اُستاذ

سیرت کے تحت گذشتہ سال حضور ﷺ کی مکی زندگی کو مضمون کی شکل میں دیا گیا تھا۔ اس سال آپ ﷺ کی "مدنی زندگی" کو آسان انداز میں مضمون کی شکل میں دیا گیا ہے، نیز ہر سبق کے بعد کچھ سوالات بھی دیے گئے ہیں؛ چونکہ طلبہ اب اُردو پڑھنا سیکھ چکے ہیں؛ اس لیے سیرت کو پڑھانے کا یہ طریقہ اختیار کریں کہ سب سے پہلے ہر سبق کا خلاصہ اس طرح بیان کریں کہ اس سبق کا خاکہ طلبہ کے ذہن میں بیٹھ جائے پھر طلبہ سے اس مضمون کو پڑھوائیں اور اخیر میں سوالات پوچھ لیں۔

سیرت کی تفصیلی جان کاری کے لیے بوقتِ ضرورت معتبر مصنّفین کی لکھی ہوئی کتابوں کی طرف رجوع کریں کہ اس مضمون کے تحت جو سیرت دی گئی ہے وہ انہی کتابوں سے ماخوذ و مستفاد ہے۔

سبق ۱ گذشتہ سال کا دور

ہمارے نبی ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے برائیاں عام تھیں، لوگ اللہ تعالیٰ کو اور اس کے احکام کو بالکل بھول چکے تھے، ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو ساری دنیا کی ہدایت کے لیے بھیجا، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کی ولادت ماہِ ربیع الاول میں دنیا کے سب سے پرانے اور مقدس شہر مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

ہمارے نبی ﷺ کے والد عبداللہ کی وفات آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہو چکی تھی، چھ برس کی عمر میں آپ ﷺ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا، پھر آپ ﷺ اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس رہے، دو برس کے بعد آپ ﷺ کے دادا بھی اس دنیا سے چل بسے، اس کے بعد آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے پاس رہے۔

آپ ﷺ بچپن ہی سے بہت نیک تھے، عرب میں آپ ﷺ کی سچائی اور امانت داری بہت مشہور تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی شریف اور مالدار خاتون نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا؛ اور آپ ﷺ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہو گیا، اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۲۵ رسال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ رسال تھی۔

پھر جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غار حرا میں نبوت سے سرفراز فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سورۂ اقرأ کی پہلی پانچ آیتیں آپ ﷺ کو پڑھ کر سنائیں اور یہیں سے نزولِ قرآن کا سلسلہ شروع ہوا۔

نبوت ملنے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو توحید و رسالت کی دعوت دینی شروع کی، سب سے پہلے آپ ﷺ کی شریکِ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا، مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ پہلے تین سال تک آپ ﷺ پوشیدہ طور پر دعوتِ اسلام کا کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں تقریباً چالیس لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلم کھلا دعوت اسلام کا حکم ملا، تو ہمارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ سے قریب صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے تمام قبیلوں کو آواز دی اور سب کو جمع کر کے اللہ کا پیغام ان تک پہنچا دیا۔ اس پر کفار سخت برہم ہوئے اور آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کو طرح طرح کی

تکلیفیں پہنچانا شروع کیں۔ جب کفار کی طرف سے تکلیفیں پہنچانے کا سلسلہ حد سے زیادہ بڑھ گیا، تو ہمارے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، چنانچہ چند مسلمان مردوں اور عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں کا بادشاہ (نجاشی) بہت نیک دل تھا۔ ادھر مکہ مکرمہ میں دھیرے دھیرے اسلام برابر پھیل رہا تھا، روزانہ کوئی نہ کوئی اسلام قبول کرتا۔ دشمنوں کو بہت فکر ہوئی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بائیکاٹ کیا، حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ ''شعب ابی طالب'' میں محصور ہو گئے، جہاں مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

گھاٹی سے نجات پانے کے بعد نبوت کے دسویں سال آپ ﷺ کے مہربان چچا ابو طالب کا بھی انتقال ہو گیا۔ ابھی چچا کا غم تازہ تھا کہ آپ کی وفادار و جانثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھی وفات ہو گئی، جس کی وجہ سے ہمارے نبی ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال کو آپ ﷺ نے غم کا سال قرار دیا۔ اب مشرکینِ مکہ نے ہمارے نبی ﷺ کو سخت تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیا۔ مکہ والوں کی یہ حالت دیکھ کر آپ ﷺ نے طائف کے سفر کا ارادہ فرمایا۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے طائف کے رئیسوں اور سرداروں کو دین حق کی دعوت دی اور اللہ کا پیغام پہنچایا، مگر افسوس کہ ان میں سے ایک نے بھی دعوتِ حق کو قبول نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں۔ آپ ﷺ مکہ مکرمہ واپس تشریف لے آئے۔ مسلسل تکلیفوں کے بعد آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا انعام ہوا کہ نبوت کے دسویں سال معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا جس میں نماز کا تحفہ ملا۔

کفار مکہ اور مشرکین عرب کی طرف سے مسلسل تکلیفیں اٹھانے کے بعد حضور پاک ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، وہاں چند لوگ پہلے سے مسلمان ہو چکے تھے۔ اس طرح دھیرے دھیرے مسلمان مدینہ ہجرت کر گئے اور مکہ مکرمہ میں صرف ہمارے نبی ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور چند کمزور مسلمان باقی رہ گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا؛ چنانچہ آپ ﷺ نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

٦ چھٹے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں

اس سال کے اسباق — سبق ۲ — مدنی دور

پیارے رسول ﷺ نبی ہونے کے بعد تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رہے، جہاں مسلسل دین کا کام کرتے رہے اور ہر طرح کے دکھ سہتے رہے، اس زمانے کو ''مکی دور'' کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کو ہجرت فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے، اس زمانے کو ''مدنی دور'' کہتے ہیں۔ ''مکی دور'' کا حال ہم گذشتہ سال اس سے پہلی کتاب میں پڑھ چکے ہیں، اب ہم ''مدنی دور'' کا حال پڑھیں گے۔

ہمارے نبی ﷺ مدینہ میں

جب سے مدینہ والوں نے سُنا کہ ہمارے نبی ﷺ آنے والے ہیں، اسی وقت سے وہ روزانہ مدینہ سے باہر نکل کر آپ ﷺ کی راہ دیکھتے، وہ بہت خوش تھے، بچّے خوشی میں گلی گلی پھر رہے تھے کہ ہمارے پیارے نبی آرہے ہیں، ہمارے نبی آرہے ہیں، ہمارے نبی آرہے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

بچیّاں اپنے گھروں کی چھَت پر بیٹھ کر آپ ﷺ کے آنے کی خوشی میں ترانے گاتی تھیں، جب آپ ﷺ آئے تو لوگوں نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہوکر آپ ﷺ کا استقبال کیا، ہر ایک کی خواہش تھی کہ حضور ﷺ میرے گھر میں قیام کریں۔ ہمارے نبی ﷺ کی اُونٹنی حضرت ابو ایوّب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہر گئی اور آپ نے وہیں قیام فرمایا۔

سوالات

① مکی اور مدنی دور کس کو کہتے ہیں؟ ② مدینہ والوں نے کس طرح ہمارے نبی ﷺ کا استقبال کیا؟

③ ہمارے نبی ﷺ نے کس کے گھر قیام فرمایا؟

| ٦ | چھٹے مہینے میں | ٨ | دن پڑھائیں |

سبق ۳ مہاجرین وانصار کا آپس میں بھائی چارہ

مکّہ سے جو مسلمان مدینہ پہنچے تھے، یہ ''مہاجر'' کہلائے، مہاجر سب بے سروسامان تھے، مدینہ کے مسلمانوں نے ہر طرح ان کی مدد کی، اس لیے یہ لوگ ''انصار'' کہلائے۔ پیارے رسول ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں ''مواخاۃ'' قائم کی؛ یعنی انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ پھر تو انصار نے ان کو رہنے کے لیے گھر دیے، شادی اور بیاہ کرایا، کاروبار میں شریک کیا اور ہر بات میں ان کو اپنے سے زیادہ سمجھنے لگے، اللہ تعالی نے بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔

سوالات

① مہاجر کسے کہتے ہیں؟ ② مواخاۃ کا کیا مطلب ہے؟
③ انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۶ چھٹے مہینے میں ۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ مدینہ منوّرہ کے حالات

ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی عبادت اور نماز کے لیے مسجد بنائی، اسے ''مسجدِ نبوی'' کہتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے قبیلۂ اَوس اور خزرج ہمیشہ لڑتے رہتے تھے، روز روز کی لڑائی سے وہ بھی تھک چکے تھے، اس لڑائی کو ختم کرنے کے لیے وہ چاہتے تھے کہ کسی کو اپنا بادشاہ بنالیں، اس کے لیے انھوں نے ایک ''منافق'' عبداللہ بن اُبَی کا نام طے کیا؛ لیکن ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ آنے کے بعد وہ بادشاہ نہ بن سکا، ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ کے حالات دیکھ کر یہودیوں کے ساتھ صُلح کرلی، یہودیوں نے ظاہر میں صُلح تو کرلی لیکن اندر اندر جلتے رہے، خاص کر عبداللہ بن اُبَی

بہت جلتا تھا۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلا کام کیا کیا؟

(۲) ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ پہنچنے کے وقت کیا حالات تھے؟

(۳) عبداللہ بن اُبَی کون تھا اور آپ ﷺ سے کیوں جلتا تھا؟

۷ ساتویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۵ مسلمانوں کے تین دُشمن

مکّہ مکرمہ میں مسلمانوں کے دشمن صرف کُفّار تھے، مدینہ منّورہ میں تین دشمن ہوگئے: کُفّار، یہود اور منافقین۔ مدینہ کے یہودی بہت مالدار تھے، ملک کا سارا کاروبار انھیں کے ہاتھوں میں تھا، عربوں سے مزدوری اور کھیتی باڑی کا کام لیتے تھے، سود پر رقمیں دیا کرتے تھے اور وہ ملکِ عرب کی بھلائی کے مخالف تھے۔ منافق وہ لوگ تھے جو ظاہر میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے تھے؛ لیکن اندرونی طور پر وہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور بڑے دُشمن تھے۔

عبداللہ بن اُبَی ان منافقوں کا سردار تھا، منافق ہمارے نبی ﷺ کو بار بار دھوکہ دیتے تھے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔

سوالات

(۱) مدینہ میں مسلمانوں کے کتنے دشمن ہوگئے؟ (۲) مدینہ کے یہود کیسے تھے؟

(۳) منافق کون تھے؟ اور کیا کرتے تھے؟

۷ ساتویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۶ بدر اور اُحد کی لڑائیاں

مدینہ میں مسلمانوں کو ہجرت کے دوسرے سال ہی ایک بڑی جنگ کرنی پڑی، یہ اسلام کی سب سے پہلی جنگ تھی، اس کو ''غزوۂ بدر'' کہتے ہیں، جس میں مسلمان صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) تھے، جبکہ کُفّارِ مکہ کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) کے قریب تھی اور ان کے پاس ہر قسم کے ساز و سامان اور جنگی ہتھیار تھے۔

لیکن اللہ کی مدد سے مسلمان جیت گئے اور کافر ہار گئے، اس لڑائی میں ابوجہل اور عُتبہ جیسے بڑے بڑے سردار مارے گئے، بدر کے ایک سال بعد اُحد کی لڑائی پیش آئی۔

اُحد کی لڑائی بہت ہی سخت تھی، اس لڑائی میں مسلمان پہلے جیت گئے، کافروں کی ہار ہوئی، خوشی میں مسلمان اپنے پہرے سے ہٹ گئے، اس سے مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوا، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو (۲) دانت بھی شہید ہوگئے، مگر مسلمانوں نے جمع ہو کر دوبارہ حملہ کیا، آخر اللہ کی مدد آئی کافر بھاگنے لگے، مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ اس لڑائی میں ستر (۷۰) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے۔

سوالات

(۱) غزوۂ بدر میں مسلمانوں اور کُفّار کی تعداد کتنی تھی؟
(۲) غزوۂ بدر میں کفار کے کون سے بڑے سردار مارے گئے؟
(۳) غزوۂ اُحد میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا تکلیف پہنچی اور کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟

۷ ساتویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ خندق

ہجرت کے پانچویں سال ایک اور بڑی لڑائی ہوئی، اس کو ''غزوۂ خندق'' کہتے ہیں۔

کچھ یہودیوں نے مکہ جا کر کافروں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا، اسی طرح عرب کے دوسرے قبیلوں کو بھی لڑائی پر ابھارا، سب نے مل کر دس ہزار (۱۰۰۰۰) فوجوں کا ایک بھاری لشکر تیار کرلیا اور اس کا امیر ابوسفیان کو مقرر کیا۔ جب ہمارے نبی ﷺ کو اس کی خبر ہوئی، تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے مدینہ کے اِردگرد خندق کھدوائی، ہمارے نبی ﷺ بھی کھدائی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ برابر شریک رہے، کافروں کا لشکر جب مدینہ پہنچا، تو خندق دیکھ کر ان کو بڑا تعجب ہوا؛ کیوں کہ یہ ایسی تدبیر تھی جس سے عرب کے لوگ واقف نہیں تھے، خندق اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمن اُسے پار نہ کر سکے اور کُفّار ایک مہینے تک مدینہ کو گھیرے رہے، ایک دن بہت تیز ہوا چلی جس سے کافروں کے خیمے اُکھڑ گئے اور کافر بھاگ کھڑے ہوئے۔

سوالات

(۱) خندق کی لڑائی کب ہوئی؟ (۲) خندق کی لڑائی کے مختصر حالات بیان کیجیے۔

[۸] آٹھویں مہینے میں [۶] دن پڑھائیں

سبق ۸ صِلحِ حُدیبیہ

ہمارے نبی ﷺ اور مہاجرین کو مدینہ آئے ہوئے چھ سال ہوگئے تھے، ان کو مکّہ بہت یاد آتا تھا، ان کی بڑی خواہش تھی کہ مکّہ معظّمہ جا کر خانۂ کعبہ کا طواف کریں، لہٰذا ہمارے نبی ﷺ نے اپنے چودہ سو (۱۴۰۰) ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کا اِرادہ فرمایا اور مدینہ سے سفر کر کے مکّہ کے قریب ''حدیبیہ'' نامی کنویں کے پاس قیام کیا، کُفّار نے یہ خبر سن کر جنگ کی تیّاری شروع کر دی، ہمارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ مکّہ والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ ہم تم سے لڑنے نہیں آئے ہیں، صرف عُمرہ کرنے آئے ہیں، لیکن کافر نہ مانے اور

مختلف شرطوں کے ساتھ صلح کے لیے تیار ہوئے، جن میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اس سال مسلمان واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کریں، دوسری شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکّہ سے مدینہ جائے تو مدینہ والے اس کو واپس کر دیں اور اگر کوئی مدینہ سے مکّہ آئے تو مکّہ والے اس کو واپس نہیں کریں گے، اس موقع پر کافروں نے جتنی شرطیں لگائیں، آپ ﷺ نے سب کو منظور فرما لیا اور صلح کر لی۔

شروع میں مسلمانوں کو اس طرح دَب کر صلح کرنا پسند نہ آیا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لیے فتح قرار دیا تو مسلمانوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ کیوں فرمایا؟
(۲) اس صلح کا کیا نام ہے؟
(۳) کن شرطوں پر یہ صلح ہوئی؟

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۸ | دن پڑھائیں |

سبق ۹ فتحِ مکّہ مکرّمہ

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو ذرا اطمینان ہوا، تبلیغِ اسلام کے لیے راستے کھل گئے اور بہت سارے لوگ مسلمان ہونے لگے، ہمارے نبی ﷺ نے اس زمانے میں بہت سے بادشاہوں کے نام خطوط بھی لکھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔

کُفّارِ مکّہ زیادہ عرصے تک صلح پر قائم نہ رہ سکے اور انھوں نے صلح توڑ دی، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ ۸ھ میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) مسلمانوں کے ساتھ کافروں سے مقابلہ کرنے کے لیے مکّہ روانہ ہوئے۔ کُفّارِ مکّہ مسلمانوں کی شان و شوکت دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلے کی ہمت نہ کر سکے۔ ہمارے نبی ﷺ مکّہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ فاتحانہ داخل

ہوئے۔ یہ وہی کُفّار تھے جنھوں نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی تھیں، طرح طرح کا ظُلم کیا تھا اور مکّہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا، اگر آپ ﷺ چاہتے تو ہر ایک سے بدلہ لے سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے ان سے بدلہ نہیں لیا، سب کو معاف کر دیا اور فرمایا کہ آج رحم و معافی کا دن ہے۔ کُفّارِ مکہ ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر معافی مانگنے لگے، جو بھی آپ ﷺ سے معافی مانگتا آپ ﷺ اس کو معاف کر دیتے، اس دن ہمارے نبی ﷺ نے اللہ کے گھر "کعبہ" کو بُتوں سے صاف کیا اور ہر جگہ توحید کا نعرہ بلند کیا۔

سوالات

① ہمارے نبی ﷺ کتنے مسلمانوں کو ساتھ لے کر مقابلے کے لیے نکلے؟
② ہمارے نبی ﷺ نے بادشاہوں کے نام خطوط کب لکھے؟
③ جن لوگوں نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو ستایا تھا ان کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ نے کیا سلوک کیا؟

۸	۹	مہینے میں	۱۱	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰ حجۃ الوداع

فتحِ مکّہ کے بعد عرب میں اسلام کا بول بالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے، مسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی، ہمارے نبی ﷺ نے ۱۰ھ میں اپنے ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حج کیا، یہ ہمارے نبی ﷺ کا آخری حج تھا، اسی حج کو "حجۃ الوداع" کہتے ہیں۔ اس میں ہمارے نبی ﷺ نے عرفہ کے دن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ایک بہت ہی مؤثّر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ کیا میں نے تم تک اللہ کا دین پہنچا دیا؟ تمام

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہاں! آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے تمام ارکان ادا کر کے سارے قافلے کے ساتھ مدینہ طیّبہ لوٹ آئے۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کب کیا؟ (۲) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج کو کیا کہتے ہیں؟

(۳) اس حج میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے؟

| ۹ | نویں مہینے میں | ۷ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۱ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیا اور ہر طرف اسلام کا کلمہ بلند ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلانے کا ارادہ فرمالیا۔ چنانچہ سفرِ حج سے لوٹنے کے تین ۳ مہینے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت خراب ہونے لگی، جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں چلنے کی طاقت رہی برابر نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے رہے ؛لیکن جب چلنے کی طاقت ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا، آپ کی بیماری کم زیادہ ہوتی رہتی تھی، پیر کی صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کچھ سنبھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ اُٹھا کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور مسکرائے، پھر اچانک طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار بے ہوش ہونے لگے، اس بے چینی کے عالم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ تم لوگ نماز کبھی نہ چھوڑنا اور غلاموں سے نیک برتاؤ کرنا۔ بالآخر بارہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مُبارک جسمِ اطہر سے نکل گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

سوالات

① آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے حالات بیان کیجیے۔ ② آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت میں کیا فرما رہے تھے؟
③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی؟

۹ نویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۲ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے: قاسم رضی اللہ عنہ، ابراہیم رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اور چار بیٹیاں تھیں: زینب رضی اللہ عنہا، اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا، رقیّہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بیٹوں کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور بیٹیوں نے عمر پائی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت کرتے تھے، ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور اُن سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

سوالات

① ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے بچّے تھے اور کون کون؟
② حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا اور ان سے کون پیدا ہوئے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ٦ دن پڑھائیں

سبق ۱۳ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے محبت سے ملتے تھے، آپ کسی کو بُرا بھلا نہیں کہتے تھے۔
- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت بہادر اور طاقت ور تھے۔
- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضبوط ارادے والے اور بلند ہمت تھے۔

- ہمارے نبی ﷺ بہت سخی تھے، کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ کبھی اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ تکلیف پہنچانے والوں کے لیے دُعائے خیر کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ سستی اور کاہلی کو بہت ناپسند فرماتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ امیر وغریب، آقا وغلام ہر ایک کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ اپنے اوپر ظُلم کرنے والوں کو معاف کردیا کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ بہت شرمیلے تھے، ہمیشہ نگاہ نیچی رکھتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ کھانے پینے اور پہننے میں سادگی اختیار کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ بہت مہمان نواز تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ اللہ کی بہت زیادہ عبادت کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کرلیا کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ صفائی کو پسند کرتے تھے اور گندگی سے نفرت کرتے تھے۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی ﷺ مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت کیا کرتے تھے؟
(۲) ہمارے نبی ﷺ امیر وغریب، آقا وغلام ہر ایک کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟
(۳) ہمارے نبی ﷺ کے چند اخلاق وعادات بیان کیجیے۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سیرت

۴- اسلامی تربیت

[آسان دین]

تعریف

آسان دین : اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گذارنے کو ''دین'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضور ﷺ نے فرمایا: دین آسان ہے۔ [شعب الایمان:۳۸۸۱،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی کامیابی دین میں رکھی ہے، اور دین ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے جیسے پانی ہر انسان کی ضرورت ہے، لہٰذا دین کو اچھی طرح سیکھنا اور اس کے مطابق زندگی گذارنا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے دین کو اتنا آسان بنایا ہے کہ ہر ایک اس پر عمل کر سکتا ہے۔

دین کے پانچ شعبے ہیں: ایمانیات ،عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات۔ جب ان پانچ شعبوں کے ساتھ کامل دین زندگی میں آئے گا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامیابی کا وعدہ پورا ہوگا۔

ہدایت برائے استاذ

طلبہ کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مضمون میں اس بات کو سمجھایا گیا ہے کہ دین، نماز روزے کے ساتھ ساتھ پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام اور آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق گزارنے کا نام ہے۔ طلبہ کے سامنے اس بات کو واضح کر دیا جائے کہ

- ایمانیات سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ ایک ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں وغیرہ۔

۸۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

- عبادات سے مراد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ ہے۔
- معاملات سے مراد بیچنا، خریدنا، کوئی چیز کرائے پر دینا، کرائے پر لینا، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لین دین کا معاملہ کرنا ہے۔
- معاشرت سے مراد اپنے ماں باپ، بھائی بہنوں، رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے۔
- اخلاقیات سے مراد انسان کی اندرونی صفات اور خوبیاں، جیسے اچھا ہونا، سچا ہونا وغیرہ ہے۔

اس تربیتی مضمون میں حفظ حدیث میں دی گئی حدیثوں کو سامنے رکھ کر اسباق بنائے گئے ہیں، سبق نمبر ا کے شروع میں پانچوں شعبوں سے متعلق جو بات دی گئی ہے اس کو ہر سبق کے شروع میں پڑھائیں۔ ہر سبق میں دی گئی ہدایات کو اچھی طرح ذہن نشیں کرا کے طلبہ کو اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی دنیا کی زندگی اور آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی کی کامیابی دین میں رکھی ہے اور دین کے مشہور پانچ شعبے ہیں:

ا ایمانیات	۲ عباداتِ	۳ معاملات
۴ معاشرت	۵ اخلاقیات	

ان تمام شعبوں میں اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقے پر چلنے کو ''دین'' کہتے ہیں۔

سبق ۱ حدیث نمبر (۲۱) ایمانیات پر

إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

[ترمذی: ۲۵۱۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو۔

- اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔
- ہم ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے محتاج ہیں۔
- جب بھی ضرورت پڑے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا چاہیے۔

۶ چھٹے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۲ حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

[بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

- قرآن کریم کا پڑھنا اور سننا عبادت ہے۔
- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔
- قرآن کریم کو سیکھ کر صحیح پڑھنا چاہیے۔

۶ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

[ترمذی:۱۲۰۹، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سچا اور امانت دار تاجر انبیا، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

- سچّائی اور امانت داری بہت اچھی عادتیں ہیں۔
- سچّائی اور امانت داری سے تجارت میں برکت ہوتی ہے۔
- سچے اور امانت دار تاجر کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

۷ ساتویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۴

حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر

لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا

[ابوداؤد:۴۰۸۴، عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہرگز کسی کو گالی مت دو۔

- کسی کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔
- گالی دینے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
- گالی دینے والوں سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

۷ ساتویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ حدیث نمبر (۲۵) اخلاقیات پر

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ

[ترمذی: ۱۹۶۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سخی آدمی اللہ سے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے۔

- سخاوت بہت اچھی عادت ہے۔
- سخی آدمی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔
- سخی آدمی لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں |

سبق ۶ حدیث نمبر (۲۶) ایمانیات پر

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ

[ترمذی: ۱۹۸۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

- اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنے بندوں کو دیکھتا رہتا ہے۔
- ہمیشہ اللہ سے ڈرنا چاہیے۔
- تنہائی میں بھی کوئی غلط کام نہیں کرنا چاہیے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ — حدیث نمبر (۲۷) عبادات پر

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ [ترمذی: ۳۳۷۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

- اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا عبادت اور ثواب کا کام ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔
- ہر اچھے کام سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنا چاہیے۔

| ۹ | نویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں |

سبق ۸ — حدیث نمبر (۲۸) معاملات پر

إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحِلْفِ فِي الْبَيْعِ

[مسلم: ۴۲۱۰، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو۔

- بات بات پر قسم کھانا بُری عادت ہے۔
- خرید وفروخت کرتے وقت سچ بولنا چاہیے۔
- جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے۔

۹ نویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ حدیث نمبر (۲۹) معاشرت پر

مَنۡ لَّمۡ یَشۡكُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡكُرِ اللّٰهَ

[ترمذی:۱۹۵۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

- شکریہ ادا کرنا اچھی عادت ہے۔
- اگر کوئی احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔
- ناشکری اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ حدیث نمبر (۳۰) اخلاقیات پر

اَلۡكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

[مسند احمد:۸۸۶۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اچھی بات صدقہ ہے۔

- جب بھی بات کرنا ہو اچھی بات کرنا چاہیے۔
- جب بات کرنے کی ضرورت نہ ہو تو خاموش رہنا چاہیے۔
- بات کرتے ہوئے گالی گلوچ نہیں کرنا چاہیے۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

عربی : عرب کی زبان کو ''عربی'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا [سورۂ یوسف:۲]

ترجمہ : یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اُتارا۔

عربی زبان سے ہر مسلمان کو دلی محبت اور لگاؤ ہونا چاہیے اور اس کو سیکھنے کی کوشش بھی کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اسلامی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی زبان ہے، جنت والوں کی زبان ہے۔

ہدایت برائے استاذ

عربی کے اس سال کے نصاب میں ''بدن کے حصے'' اور ''اسلامی مہینوں کے نام'' دیے گئے ہیں، اس مختصر سے نصاب کو پہلے ایک مہینے میں پڑھانا ہے۔ طلبہ میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہ آسان الفاظ اجتماعی طور پر یاد کرائے جائیں، الفاظ کے آخری حرف کو ساکن کر کے یاد کرائیں جیسے: لِسَانٌ کو لِسَانْ پڑھائیں اور ان کی مشق کراتے وقت الفاظ کی ترتیب کو الٹ پلٹ کر پوچھیں۔

۵-زبان

[عربی]

سبق ۱ أَعْضَاءُ الْجِسْمِ بدن کے حصے

رَأْسٌ	سر	عَيْنٌ	آنکھ
فَمٌ	منہ	لِسَانٌ	زبان
شَعْرٌ	بال	أَنْفٌ	ناک
سِنٌّ	دانت	أُذُنٌ	کان
يَدٌ	ہاتھ	عُنُقٌ	گردن
ظَهْرٌ	پیٹھ	قَلْبٌ	دل
إِصْبَعٌ	انگلی	صَدْرٌ	سینہ
بَطْنٌ	پیٹ	رِجْلٌ	پیر

۱ پہلے مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

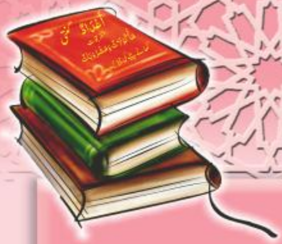

سبق ۲ اَلْأَشْهُرُ مہینے

۱	مُحَرَّمُ الْحَرَامِ	۷	رَجَبُ الْمُرَجَّبِ
۲	صَفَرُ الْمُظَفَّرِ	۸	شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ
۳	رَبِيْعُ الْأَوَّلِ	۹	رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ
۴	رَبِيْعُ الثَّانِيْ	۱۰	شَوَّالُ الْمُكَرَّمِ
۵	جُمَادَى الْأُوْلٰى	۱۱	ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ
۶	جُمَادَى الثَّانِيَةِ	۱۲	ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ

۱ پہلے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

۵- زبان

[اُردو]

تعریف

اُردو: ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو ''اُردو'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

اُردو بہت اچھی اور پیاری زبان ہے، اس زبان میں ہمارے بزرگوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں، قرآن وحدیث کی باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کو بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے، ان باتوں کو پورے طور پر ہم اسی وقت سمجھ سکیں گے، جب کہ اس زبان کو سیکھ لیں گے اور اُردو لکھنا پڑھنا آ جائے گا، اس لیے اُردو زبان کا سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے، خوب محنت سے اور جی لگا کر اُردو زبان سیکھو، اُردو پڑھو، اُردو لکھو اور اُردو بولو۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال اردو کے نصاب میں ایک نظم اور انبیاء علیہم السلام کے تاریخی واقعات دیے گئے ہیں، ہر سبق کے اخیر میں مشکل الفاظ کے معانی بھی دیے گئے ہیں، سبق یاد کرانے کے ساتھ الفاظ کے معانی بھی یاد کرادیں، نیز لکھنے کی مشق بھی دی گئی ہے، صرف کتاب میں دی گئی مشق پر اکتفا نہ کریں؛ بلکہ کتاب سے الفاظ منتخب کر کے کاپی میں مزید مشق کراتے رہیں اور یہ مشق گھر سے کر کے آنے کی ترغیب دیں۔

DEENIYAT

سبق ۱ — بچے کی دعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہوجائے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

لب: ہونٹ۔ شمع: موم بتی۔ دم: ذات، وجود۔ زینت: خوبصورتی۔ حمایت: مدد۔ دردمند: درد والا۔
ضعیف: کمزور، بوڑھا۔ رہ: راستہ۔

۲ دوسرے مہینے میں ۱۴ دن پڑھائیں

سبق ۲ — حضرت آدم علیہ السلام

سب سے پہلے انسان

حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت وجہنم، زمین وآسمان

سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

اور تمام کائنات کے بعد سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ زمین پر بسنے والے تمام انسان چاہے گورے ہوں یا کالے، امیر ہوں یا غریب، اس ملک میں پیدا ہوئے ہوں یا کسی اور ملک میں سب بھائی بھائی ہیں، اس لیے کہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا، تو فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان پیدا کروں گا اور زمین پر اس کو اپنا خلیفہ بناؤں گا، جو میری ہدایت کے مطابق زمین کا انتظام سنبھالے گا۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ انسان تو زمین پر فتنہ وفساد برپا کرے گا، خون بہائے گا اور نہ جانے کیا کیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی سے ایک پاکیزہ صورت تیار کرکے اس میں روح پھونکی اور اس کا نام آدم رکھا، پھر ان کو دنیا کی تمام چیزوں کا علم عطا کیا۔

کائنات: دنیا۔ **خلیفہ**: نائب، قائم مقام۔ **ہدایت**: رہنمائی، رہبری۔ **فتنہ وفساد برپا کرنا**: جھگڑا کرنا۔
پاکیزہ: صاف ستھری، خوبصورت۔ **روح**: جان۔ **عطا کرنا**: دینا۔

۲	۳ مہینے میں	۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ ابلیس کا تکبر

اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقام ومرتبہ بتلانے کے لیے اور تمام مخلوق پر اس کی برتری ظاہر کرنے کے لیے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ حکم سنتے ہی تمام فرشتے سجدے میں گر گئے، مگر ابلیس جو فرشتوں کا سردار اور ان کا استاذ تھا، جس کی عبادت وریاضت پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے، اس نے اللہ کا حکم نہیں مانا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اس نے کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں، اس لیے کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم مٹی سے پیدا

کیے گئے ہیں، ابلیس تکبر اور گھمنڈ میں مبتلا ہو گیا، جو اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ اس نافرمانی کی وجہ سے اللہ نے اس کو اپنے دربار سے نکال دیا اور ابلیس مقربین کی جماعت سے نکل کر شیطانوں کے گروہ میں آگیا اور ان کا سردار بن گیا، اس وقت ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی، اللہ نے اس کو مہلت دے دی۔ ابلیس نے کہا کہ اے اللہ! میں تیرے بندوں کو بہکاؤں گا اور اپنے ساتھ ان کو بھی جہنم میں لے جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مردود! یہاں سے نکل جا اور تیرا جو جی چاہے کر؛ مگر یاد رکھ میرے اچھے اور فرماں بردار بندے تیرے بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں گے اور جو بھی تیری بات مانے گا میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

برتری: فضیلت، بڑائی۔ ریاضت: مجاہدہ۔ رشک کرنا: اس بات کی تمنا کرنا کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے مجھے بھی مل جائے۔ افضل: زیادہ اچھا۔ مقربین: مقرب کی جمع، خاص لوگ، قریبی دوست۔ گروہ: جماعت۔ مہلت: ڈھیل۔ مرْدُود: بھگایا ہوا، دھتکارا ہوا۔

| ۳ | تیسرے مہینے میں | ۸ | دن پڑھائیں |

سبق ۴ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہنے لگے، جنت میں راحت و آرام کی بے شمار چیزیں تھیں، لیکن آپ کو تنہائی کا احساس ہوتا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دل بستگی کے لیے حوّا علیہا السلام کو پیدا فرمایا اور انہیں آپ کے نکاح میں دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: ”اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں جس جگہ چاہو رہو، کھاؤ پیو، راحت و آرام کے ساتھ زندگی گزارو، نہ تم کو کسی چیز کا خوف ہوگا اور نہ غم؛ مگر یاد رکھنا کہ جنت میں فلاں درخت ہے اس کے قریب نہ جانا، ورنہ تمہارا انجام بہت خراب ہوگا اور تم خسارہ اٹھاؤ گے، پھر تمہارا شمار ظالموں میں ہو جائے گا اور تم نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔“

راحت: آرام۔ بے شمار: بہت زیادہ جس کی گنتی نہ ہو۔ دل بستگی: دل لگنا، جی بہلنا۔ خسارہ: نقصان۔
نافرمانی: بات نہ ماننا۔ مبتلا ہونا: گرفتار ہونا، پھنس جانا۔

۳ تیسرے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ "ابلیس" انسانوں کا دشمن

ابلیس اللہ کے دربار سے نکالے جانے کے بعد آدم علیہ السلام کا ابدی دشمن بن چکا تھا، ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ کسی طرح آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا دے۔ اس نے سوچا اللہ تعالیٰ نے آدم کو فلاں درخت کے قریب جانے سے منع کیا ہے، میں ان کو بہلا پُھسلا کر اس درخت کا پھل کھلا دوں گا، پھر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جائے گا اور ان کو جنت سے نکال دے گا۔ یہ سوچ کر وہ آدم علیہ السلام کے پاس ایک خیر خواہ دوست کی صورت میں آیا اور پُھسلانے لگا کہ اگر آپ اس درخت کا پھل کھا لیں گے تو فرشتہ بن جائیں گے، ورنہ جنت سے ہمیشہ کے لیے نکال دیے جائیں گے اور اس وقت آپ کو میری بات نہ ماننے کا افسوس ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام شیطان کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئے اور پھل کھا لیا، پھل کھاتے ہی حضرت آدم علیہ السلام اور حوّا علیہا السلام کے جسم سے جنت کے لباس اتر گئے اور دونوں اپنا جسم درختوں کے پتوں سے چھپانے لگے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا کہ کیا ہم نے تم کو اس درخت کے قریب جانے سے منع نہیں کیا تھا؟ تم شیطان کے دھوکہ میں آگئے اور تم نے میرے حکم کے خلاف کیا، لہٰذا اب تم سب زمین پر اتر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا۔

ابدی: دائمی، ہمیشہ کا۔ خیر خواہ: بھلائی چاہنے والا۔ چکنی چپڑی باتیں کرنا: چاپلوسی کی باتیں کرنا۔ عتاب: غصہ۔

۴ چوتھے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

ہابیل اللہ تعالیٰ کے بڑے صالح بندے تھے

سبق ٦ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اور معافی

حضرت آدم علیہ السلام اپنے رب کی ناراضگی سے بہت ڈرے اور بہت پریشان ہوئے، کیونکہ آپ علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبی اور مقرب بندے تھے۔ اپنے فعل پر بہت نادم ہوئے، آپ علیہ السلام نے شیطان کی طرح تکبر و گھمنڈ نہیں کیا، بلکہ اپنی غلطی کو تسلیم کرلیا، بہت روئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے لگے: "اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا ہے، اگر تو معاف نہ کرے گا اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم بہت نقصان اٹھائیں گے۔" اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمالی اور ان کی خطا معاف کردی۔ جب ابلیس نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی اور ان سے راضی ہوگیا، تو وہ حسد اور جلن سے تڑپنے لگا، اس نے اس بات کا پختہ عزم کیا کہ میں اولادِ آدم کو ضرور بالضرور گمراہ کروں گا، ان کو گناہ پر آمادہ کروں گا اور اللہ کی خوب نافرمانی کرواکر ان کو جہنم میں لے جاؤں گا۔

برگزیدہ: چنے ہوئے، نیک۔ نادم: شرمندہ۔ تسلیم کرنا: مان لینا۔ خطا: غلطی۔ راضی: خوش۔ پختہ: مضبوط۔
عزم: ارادہ۔ گمراہ: راستہ بھولا ہوا۔

۴ چوتھے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۷ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد

حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے، بڑے کا نام قابیل اور چھوٹے کا نام ہابیل تھا۔ ہابیل اللہ تعالیٰ کے بڑے صالح بندے تھے، شیطان کی عداوت کو سمجھتے تھے۔ ایک دن ہابیل اور قابیل نے اللہ کے لیے قربانی پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ہابیل کی قربانی قبول کرلی اور قابیل کی رد کردی۔ جب قابیل نے دیکھا کہ ہابیل کی قربانی قبول ہوگئی اور میری نہیں ہوئی، تو وہ غصّہ سے بے تاب ہوگیا اور حسد کی آگ اس کے دل میں بھڑک اٹھی، شیطان اس پر حاوی

پیغمبر اور رسول ہر زمانہ میں آتے رہے

ہو گیا اور اس کو خوب بہکایا، آخر ایک دن قابیل نے ہابیل کو سونے کی حالت میں قتل کر دیا، دنیا میں یہ پہلا قتل تھا، یہیں سے دنیا میں قتل و خوں ریزی کی ابتدا ہوئی۔

ہابیل کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہت سی اولاد دی اور ان کی نسل خوب پھلی پھولی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد گمراہی سے بچے اور اس کا حکم مانے، تاکہ جنت کی مستحق ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو منتخب کرتا رہا اور اپنا رسول بنا کر بھیجتا رہا۔ رسول یکے بعد دیگرے آتے رہے اور اپنے بھائیوں اور قوم کے لوگوں کو رشد وہدایت کی باتیں بتاتے رہے، بہت سے لوگوں نے ان کو رسول مانا اور ان کی اطاعت کی اور بہت سے لوگوں نے شیطان کے بہکاوے میں آکر ان کو جھٹلایا اور تکلیفیں پہنچائیں۔

پیغمبر اور رسول ہر زمانہ میں آتے رہے، لوگوں کو اللہ کا اور آخرت کا خوف دلاتے رہے۔

چند مشہور پیغمبروں کے نام یہ ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سلسلہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں ایک ہزار سال کے قریب زندہ رہے اور پھر وفات پائی۔

صالح: نیک۔ عداوت: دشمنی۔ رد کرنا: قبول نہ کرنا، واپس کرنا۔ بے تاب: بے چین۔ حاوی: غالب۔ خوں ریزی: قتل و غارت۔ نسل: اولاد، بال بچے۔ گمراہی: غلط راستے پر چلنا۔ مستحق: حق دار۔ منتخب کرنا: چننا، پسند کرنا۔ رشد: سچائی، نیکی۔

۴ / ۵ مہینے میں ۹ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ شیطان کی چال

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے خوب ترقی کی اور ان کی نسل دنیا میں روز بہ روز پھیلتی چلی گئی، بہت سے گاؤں آباد کیے، سب راحت و آرام کے ساتھ زندگی گزارتے تھے، اس وقت تمام لوگوں کا مذہب اِسلام تھا، سب اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے۔ شیطان اور اس کی اولاد کو یہ بات بڑی گراں گزری کہ آدم علیہ السلام کی اولاد دنیا میں راحت و آرام سے اللہ کی اطاعت میں زندگی گزارے اور مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو کر چین و سکون سے رہے۔ شیطان نے غور و فکر کیا، اس کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف کر سکتا ہے، مگر شرک کو معاف نہیں کرتا، لہٰذا میں سب کو شرک میں مبتلا کر دوں گا۔ اس کے لیے اس نے بہت سی تدبیریں سوچیں، اچانک اس کو ایک خیال آیا کہ ان کے بہت سے بزرگ گزر چکے ہیں جن کی جدائی سے یہ لوگ بہت غمگین اور آزردہ ہوتے رہے ہیں، کیوں نہ میں آدم کی اولاد کو انھیں بزرگوں کی عقیدت کا جھانسا دوں اور رفتہ رفتہ انھیں شرک تک پہنچا دوں؛ چنانچہ شیطان نے ان سے جا کر کہا: تمہارے فلاں فلاں بزرگ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: وہ تو بہت صالح لوگ تھے، اللہ کے برگزیدہ بندے تھے۔ شیطان نے کہا: تم چاہو تو ان کو دیکھ سکتے ہو۔ انہوں نے کہا: کیسے؟ شیطان نے کہا: تم ان بزرگوں کی تصویریں بنوالو اور ہر روز صبح انہیں دیکھا کرو، تمہارے دلوں کو سکون ملے گا۔ ان کو شیطان کی یہ رائے بہت بھائی اور انہوں نے بہت سے بزرگوں کی تصویریں بنالیں، روزانہ صبح کے وقت ان کی زیارت کرتے اور خوش ہوتے اور ان کا احترام کرتے۔ پھر صورتیں بناتے بناتے پتھر کی مورتیاں بنانے لگے، پھر کیا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے بزرگوں کی صدہا مورتیاں تیار ہو گئیں! ان کو اپنے اپنے گھروں اور مسجدوں میں رکھنے لگے؛ لیکن اللہ کی عبادت میں کوئی کمی نہیں کی، برابر اس کی عبادت کرتے رہے۔

روز بہ روز: مسلسل۔ گراں: مشکل، بھاری۔ آزردہ: اداس، غمگین۔ جھانسا دینا: دھوکا دینا۔ رفتہ رفتہ: دھیرے دھیرے۔ احترام: عزت۔ مورتی: بُت۔ صدہا: سینکڑوں۔

| ۵ | پانچویں مہینے میں | ۸ | دن پڑھائیں |

بالآخر شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا

سبق ۹ عقیدت سے پرستش کی طرف

بزرگوں کی مورتیوں کے بارے میں سبھی لوگ جانتے تھے کہ یہ پتھر کی مورتیاں ہیں، ان سے نہ کچھ نفع پہنچ سکتا ہے اور نہ ضرر۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ ہمارے بزرگوں اور اللہ کے صالح بندوں کی مورتیاں ہیں جن کو ہم نے عقیدت و محبت کے لیے بنایا ہے؛ لیکن رفتہ رفتہ مورتیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور ان کی تعظیم بھی بڑھتی گئی، جب کوئی مر جاتا تو فوراً اس کی مورتی تیار کر لی جاتی اور اس کا وہی نام رکھ دیا جاتا۔ پھر جب ان کی نئی نسل آئی اور انھوں نے دیکھا کہ ہمارے بڑے ان مورتیوں کی بہت تعظیم کرتے ہیں تو وہ بھی تعظیم کرنے لگے، ان کو چومتے اور ان کے پاس آ کر دعائیں مانگتے، ان کی اولاد ان سے آگے بڑھ گئی، وہ مورتیوں کے سامنے سر جھکانے لگے، یہاں تک کہ دھیرے دھیرے وہ سب بتوں کی پرستش کرنے لگے، ان کے سامنے سجدے کرتے اور ان کے نام پر قربانی کرتے۔ اس طرح تصویریں مورتیاں اور پھر مورتیاں معبود بن گئیں۔ بالآخر شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور انسانوں کو بت پرستی میں ملوث کر دیا۔

ضرر: نقصان۔ تعداد: گنتی۔ تعظیم کرنا: عزّت کرنا۔ پرستش: عبادت، پوجا۔ معبود: جس کی عبادت کی جائے۔ بت پرستی: بتوں کی عبادت۔ ملوث کرنا: برے کام میں پھنسانا۔

۵	٦	مہینے میں	۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰ حضرت نوح علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کو انسانوں کی ان نازیبا حرکتوں پر بہت غصّہ آیا کہ وہ میری ہی زمین پر چلتے ہیں، میرا ہی دیا ہوا رِزق کھاتے ہیں اور میری ہی نافرمانی کرتے ہیں۔ اللہ نے چاہا کہ ان کے پاس ایک ایسا رسول بھیجے جو ان کو سمجھائے اور بُری بھلی باتوں سے آگاہ کرے؛ لہٰذا اللہ

تعالیٰ نے اسی قوم کے ایک شخص حضرت نوح علیہ السلام کو جو بہت نیک، بڑے سمجھ دار اور رحم دل تھے، **نبوت** کے **عظیم الشان منصب** کے لیے منتخب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو اچھی باتوں کی طرف **متوجہ** کرو، بُری باتوں سے روکو اور آخرت کے عذاب سے ڈراؤ؛ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اِسلام کی دعوت دی اور کہا کہ مجھ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے، میری بات مانو اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ یہ سن کر لوگوں نے ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ بعض نے کہا کہ یہ تو ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے، اب رسول بن گئے! بعض نے کہا کہ اللہ کو رسول بنانے کے لیے ان کے علاوہ کوئی نہیں ملا؟

نازیبا: نامناسب۔ **آگاہ**: خبردار۔ **نبوت**: نبی بنانا۔ **عظیم الشان**: بہت بڑا، بہت اہم۔ **منصب**: عہدہ، مرتبہ۔ **متوجہ کرنا**: دھیان دلانا۔

۶ چھٹے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۱۱ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا اَثر

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دین کی دعوت دی، فرمایا کہ اے قوم! بتوں کی پرستش مت کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے عذاب سے ڈرو اور قیامت کے دن سے خوف کرو، جس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ قوم کے سرداروں نے کہا: ہم تم کو خود گمراہ اور اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے جواب دیا: میں گمراہ نہیں ہوں، بلکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آیا ہوں، مان لو گے تو تمہارا ہی بھلا ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بہت **جدوجہد** کی کہ سب ایمان لے آئیں، اللہ کی عبادت کریں، بتوں کی عبادت چھوڑ دیں؛ لیکن چند غریب لوگوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ مالداروں نے کہا: تم ان غریبوں اور **ذلیل** لوگوں کو نکال دو تو ہم تمہاری بات مانیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں ایسا نہیں کرسکتا، میں تو تمہیں برے **انجام** سے ڈراتا ہوں اور اچھی باتوں کی **تلقین** کرتا ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی

لیکن قوم نے کسی طرح سے ایمان قبول نہیں کیا

قوم کو ہر طریقہ سے سمجھایا اور بہت نصیحت کی؛ لیکن قوم نے نہ مانا، جب حضرت نوح علیہ السلام نصیحت شروع کرتے تو لوگ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے، حضرت نوح علیہ السلام نے بہت کوشش کی اور نو سو پچاس ۹۵۰ برس تک سمجھاتے رہے اور اسلام کی دعوت دیتے رہے، اور انھیں اللہ کے غیظ وغضب سے ڈراتے اور عذاب کی دھمکی دیتے رہے، لیکن قوم نے کسی طرح سے ایمان قبول نہیں کیا۔ کہنے لگے کہ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کو یہ سن کر بہت غصہ آیا اور اُنہوں نے اللہ سے دعا کی:

''اے اللہ! ان پر ایسا عذاب نازل فرما کہ ان میں سے ایک بھی کافر زندہ نہ بچے۔''

جد و جہد: کوشش۔ **ذلیل**: جس کی کوئی عزت نہ ہو۔ **انجام**: نتیجہ۔ **تلقین کرنا**: سمجھانا، سکھلانا۔ **نصیحت**: اچھی بات۔ **ٹھونسنا**: دبا کر ڈالنا۔ **نازل کرنا**: اُتارنا، بھیجنا۔

| ۶ | چھٹے مہینے میں | ۹ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۲

کشتی اور طوفان

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا۔
حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنانی شروع کی، جب ان کی قوم ان کو کشتی بناتے ہوئے دیکھتی تو تمسخر کرتے ہوئے کہتی: نوح! تم اس کشتی کو ریت پر چلاؤ گے یا پربت پر چڑھاؤ گے! دریا تو یہاں سے میلوں دور ہے! حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی اپنی قوم کے ہر فرد کے مذاق پر صبر کیا کرتے اور صرف یہ جواب دیتے کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو، کل اِن شاء اللہ ہم تم پر ہنسیں گے۔
آخر کار اللہ کا وہ عذاب آ دھمکا، جس کا قوم کے کافر بار بار مطالبہ کرتے تھے۔ آسمان سے موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا اور زمین پانی اگلنے لگی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ گیا ہے، چاروں طرف سے پانی نے انھیں گھیر لیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم

ایمان والوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ

دیا کہ ایمان والوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ اور اپنے ساتھ ہر جانور کا ایک جوڑا بھی لے لو، آج اس طوفان سے نہ کوئی انسان بچ سکتا ہے نہ جانور۔ کشتی موجوں کو چیرتی ہوئی چلنے لگی، ایسی خوفناک موجیں اُٹھتی تھیں جیسے کہ دریا میں بڑے بڑے پہاڑ ہوں۔ تمام لوگ اپنی جان بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے اور چیخ و پکار کر رہے تھے، ان کی چیخوں نے پورے ماحول کو خوفناک بنا دیا تھا، اور سب ڈوب ڈوب کر ہلاک ہو رہے تھے۔ اس دوران حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو کافر تھا، فرمایا کہ بیٹے کشتی میں سوار ہو جا، اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر چڑھ کر اپنی جان بچا لوں گا۔ اچانک ایک موج آئی اور اسے بہا لے گئی۔

اللہ تعالیٰ بندوں کی صورتیں اور ان کا حسب ونسب نہیں دیکھتا بلکہ ان کے اعمال دیکھتا ہے۔

جب تمام کافر ڈوب کر ہلاک ہوگئے اور تمام بستیاں نیست و نابود ہوگئیں تو اللہ نے حکم دیا کہ اے آسمان رُک جا اور اے زمین پانی کو نگل لے۔ اللہ کا حکم آتے ہی پانی خشک ہو گیا اور نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہر گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنے گھر والوں، مسلمانوں اور جانوروں کے جوڑوں کو لے کر کشتی سے اترے اور اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہلاک ہوگئی ان پر کوئی رونے والا نہ تھا، نہ آسمان ان پر رویا، نہ زمین کو ان پر ترس آیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں خوب برکت عطا فرمائی، ان کی اولاد میں انبیاء، بادشاہ اور بہت سی قومیں ہوئیں۔ حضرت نوح علیہ السلام پر اللہ کی رحمت و سلامتی ہو۔

تمسخر: ہنسی، مذاق۔ پربت: پہاڑ۔ مطالبہ کرنا: مانگنا۔ موسلا دھار: بہت زور سے برسنا۔ موج: لہر۔ حسب ونسب: ماں باپ کا خاندانی سلسلہ۔ نیست و نابود ہونا: فنا ہو جانا، نام ونشان مٹ جانا۔ خشک: سوکھا۔ ترس: رحم۔

٦	٧ مہینے میں	٨ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام سرزمین عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے والد کا نام آزر بن ناحُور تھا۔ آپ علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں: ہاجرہ، سارہ اور قطُورا۔ ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، سارہ سے حضرت اسحٰق علیہ السلام اور قطورا سے مدین پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابوالانبیاء بھی کہا جاتا ہے؛ کیوں کہ آپ علیہ السلام کے بعد آنے والے تمام انبیاء آپ ہی کی نسل میں پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایسی قوم میں نبی بنا کر بھیجے گئے جس میں شرک کا بول بالا تھا اور ان کا گھر بُت پرستی کا مرکز بنا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام کے والد آزر اپنے ہاتھوں سے بُتوں کو تراشتے، اس کی تجارت کرتے اور اس کی **بندگی** کیا کرتے تھے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر کی یہ حالت دیکھی تو آپ کو بے حد **رنج** ہوا، اور آپ نے دعوت کی **ابتدا** اپنے گھر سے کی، انہوں نے اپنے والد کو مُخاطب کر کے فرمایا: اے میرے ابّا جان! آپ ایسی چیز کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ تو دیکھتا ہے اور نہ سُنتا ہے اور نہ ہی آپ کے کسی کام آ سکتا ہے؟ اے میرے ابّا جان! مجھے ایسا علم دیا گیا ہے جو آپ کو نہیں ملا، لہٰذا آپ میری بات مانیے، میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابّا جان! مجھے **اندیشہ** ہے کہ کہیں آپ پر خُدا کا عذاب نہ آ جائے اور پھر آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کا باپ پر کوئی اَثر نہ ہوا اور اس نے کہا: "اے ابراہیم! تو اپنی اس حرکت سے **باز آ جا**، ورنہ میں تجھ کو **سنگسار** کر دوں گا"۔

بندگی: عبادت۔ **رنج**: تکلیف۔ **اندیشہ**: ڈر۔ **باز آ جانا**: رُک جانا۔ **سنگسار کرنا**: پتھروں سے مار مار کر ہلاک کرنا۔

۷ ساتویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں

میرا رب قیامت کے دن مجھے معاف کردے گا

سبق ۱۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم کو دعوت دینا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو دعوت دینے کے بعد قوم کو دعوت دی، ایک دن ان سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ قوم نے کہا: ہم بُتوں کو پوجتے ہیں اور سارا دن انہیں کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟ یا تمہارا کچھ بھلا یا برا کرتے ہیں؟ بولے: نہیں، بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُتوں کو چیلنج کیا اور کہا کہ جس کی تم اور تمہارے باپ دادا پوجا کرتے ہیں ان سب سے میرا اعلان جنگ ہے، اگر وہ میرا کچھ بگاڑ سکتے ہیں تو بگاڑ لیں۔ میں تو سارے جہاں کے رب کی عبادت کرتا ہوں۔ وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی شفا بھی دیتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ میرا رب قیامت کے دن مجھے معاف کردے گا۔

چیلنج: کسی کو مقابلے کی دعوت دینا۔ رب: پالنہار۔

۷	۸	مہینے میں	۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بادشاہِ وقت کو دعوت دینا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ''نمرود'' نامی ایک بادشاہ تھا جو حد درجہ مغرور اور ظالم تھا، لوگوں کو حکم دیتا کہ مجھے سجدہ کرو اور مجھ ہی سے اپنی مرادیں مانگو۔ جب اسے معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام توحید کی دعوت دیتے ہیں تو وہ آگ بگولہ ہوگیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے دربار میں بُلا کر پوچھا کہ تمہارا رَب کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: میرا رَب اللہ ہے۔ اس نے پوچھا کہ اللہ کون ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا: اللہ وہ ہے جو مارتا اور

ایک دن ان کی قوم کا ایک مذہبی میلہ لگا

جِلاتا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ کام تو میں بھی کرتا ہوں۔ اس نے دو مجرموں کو بُلایا، ایک کو قتل کرا دیا اور دوسرے کو آزاد کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میرا رب سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، اگر تم اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہو تو مغرب سے نکال کر دکھا دو۔ بادشاہ یہ سُن کر ششدر رہ گیا، اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا؛ لیکن ایمان نہ لایا۔

مغرور: تکبر کرنے والا، گھمنڈی۔ آگ بگولہ ہونا: بہت غُصّہ ہونا۔ جلانا: زندہ کرنا۔ مشرق: پورب، ایسٹ۔ مغرب: پچھّم، ویسٹ۔ ششدر: حیران، ہکا بکا۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۷ دن پڑھائیں

سبق ۱۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بُتوں کو توڑنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو مختلف انداز سے سمجھانے اور بت پرستی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ ایک دن ان کی قوم کا ایک مذہبی میلہ لگا، لوگ جوق در جوق میلے میں جا رہے تھے، لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی میلے میں چلنے کو کہا؛ مگر آپ نے یہ کہہ کر عُذر کر دیا کہ میری طبیعت خراب ہے۔ جب سب لوگ میلے میں چلے گئے تو ابراہیم علیہ السلام بُت خانہ میں گئے اور سارے بُتوں کو توڑ ڈالا، مگر جو سب سے بڑا بُت تھا اسے چھوڑ دیا اور کلہاڑی اس کے گلے میں لٹکا دی۔ جب لوگ میلے سے لوٹے اور بُت خانہ میں گئے، تو اپنے بُتوں کی یہ حالت دیکھ کر سخت برہم ہوئے اور کہا: یہ تو ابراہیم ہی کا کام ہے۔ قوم کے لوگوں نے جب ابراہیم علیہ السلام سے چھان بین شروع کی تو آپ نے برجستہ کہا: کلہاڑی تو بڑے بت کے قبضہ میں ہے، یہ سب اسی کا کیا ہوا ہے، تو تم ان بُتوں سے پوچھو اگر وہ بول سکتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ابراہیم! کیا تم نہیں جانتے کہ بُت نہیں بولتے! ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ پھر تم ان کی عبادت کیوں

کرتے ہو؟ یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے اور اپنا سا منھ لے کر رہ گئے؛ مگر ایمان قبول نہ کیا۔

مختلف انداز: الگ الگ طریقے۔ جوق در جوق: جماعت کی جماعت۔ عُذر: مجبوری۔ برہم: غُصّہ۔ برجستہ: اسی وقت۔ اپنا سا منھ لے کر رہ جانا: شرمندہ ہونا۔

۸	آٹھویں مہینے میں	۷	دن پڑھائیں

سبق ۱۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کی تجویز

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر، اپنی قوم اور بادشاہِ وقت نمرود کو مسلسل وحدانیت کی تبلیغ کرتے رہے اور ان کے معبودوں کا بُطلان ان پر آشکارا کرتے رہے۔ قوم کو اپنے معبودوں کی توہین برداشت نہ ہو سکی اور ان کا غصہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ بادشاہِ وقت بھی ان کے ساتھ تھا۔ سبھی نے یہ فیصلہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے۔ لہٰذا آگ بھڑکائی گئی اور جب اس کے شعلے بھڑک اُٹھے اور اس کی لویں آسمان کو چھونے لگیں تو ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینک دیا گیا اور لوگ مطمئن ہو گئے کہ اب تو ابراہیم علیہ السلام جل کر خاک ہو جائیں گے، مگر رب العالمین کی مدد اور اس کی زبردست طاقت کے سامنے ان کم عقلوں کی تدبیریں کہاں چل سکتی تھیں، اسی وقت اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام حرکت میں آیا آگ کو حکم دیا: يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ اے آگ! تو ابراہیم کے لیے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی بن جا؛ چنانچہ آگ ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی ہو گئی۔

بُطلان: باطل ہونا، بے فائدہ ہونا۔ آشکارا: ظاہر۔ توہین: بے عزّتی۔ انتہا: آخری حد۔ لویں: شعلے، آگ کی لپٹ۔ غیبی نظام: اللہ تعالیٰ کا وہ نظام جو ہم کو نظر نہیں آتا۔

۸	۹	مہینے میں	۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اپنی قوم کی ہدایت کے لیے حد درجہ بے چین تھے

سبق ۱۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کی ہدایت کے لیے حد درجہ بے چین تھے، مگر ان کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام اور بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی ایمان نہ لایا، بلکہ قوم نے آپ کو جَلانے کا فیصلہ کیا اور دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا، مگر جب اللہ تعالیٰ نے آگ کو آپ کے لیے ٹھنڈی کر دیا اور آپ آگ سے باہر آئے تو اپنے وطن عراق سے ہجرت کا اِرادہ کر لیا۔

ہجرت کے دوران جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گزر مصر سے ہوا تو وہاں کے بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نکاح میں اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ کو دیا، جو اس زمانے کے رسم و رواج کے اعتبار سے پہلی اور بڑی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کی خدمت گذار قرار پائیں۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو ایک بیٹا ہوا جس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بہت محبت کرتے تھے۔

حد درجہ: بہت زیادہ۔

۹ نویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۱۹ زَمزم کا کنواں

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ننھے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام اور بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو اللہ کے حکم سے ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں آج خانۂ کعبہ ہے جو اُس وقت غیر آباد اور وِیران تھا اور پانی کا دُور دُور تک نشان نہ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چلتے وقت چمڑے کی تھیلی جس میں پانی بھرا ہوا تھا اور ایک تھیلی کھجور ان کو دے گئے، چند دنوں میں یہ پانی اور کھجور ختم ہو گیا، بچّہ بھوک اور پیاس سے بلبلانے لگا اور ایڑیاں زمین پر رگڑنے لگا، ماں سے یہ حالت دیکھی نہ گئی، وہ

یہی وہ چشمہ ہے جو زَمزم کے نام سے مشہور ہے

کبھی "صفا" پہاڑ پر جاتیں تو کبھی "مَروہ" پر، تاکہ کوئی انسان یا پانی کا نشان مل جائے، مگر جب انہیں وہاں کچھ نظر نہ آتا تو بچّہ کی محبّت میں دوڑ کر بچّہ کے پاس آجاتیں، اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ یکایک انہیں اللہ کا فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) دکھائی دیا، اس نے اپنا پر زمین پر مارا، جس سے پانی اُبلنے لگا، حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے اس چشمے کا پانی پیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بھی پلایا، یہی وہ چشمہ ہے جو زَمزم کے نام سے مشہور ہے۔

غیر آباد: ویران، جہاں کوئی نہ رہتا ہو۔ بلبلانا: تڑپنا۔ یکایک: اچانک۔

۹ | ۱۰ مہینے میں | ۸ | دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۰ تاریخ انسانی کی عظیم قُربانی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت سی آزمائشوں سے گزارا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ دن رات کی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں جب ایک بیٹا دیا اور وہ چلنے پھرنے لگا تو خواب کے ذریعہ حکم ہوا: اَے ابراہیم! اپنے اکلوتے بیٹے کو میری رضا کے لیے ذبح کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا تذکرہ کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا: ابّا جان! جس بات کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اسے جلد پورا کر دیجیے، ان شاء اللہ آپ مجھ کو صبر کرنے والا پائیں گے۔ دونوں باپ بیٹے اللہ کا حکم پورا کرنے کے لیے کعبہ سے دُور منٰی کی قربان گاہ پہنچے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا اور چھُری چلانی شروع کی، مگر اللہ کی قدرت سے چھری اسمٰعیل علیہ السلام کو کاٹ نہ سکی۔ غیب سے ندا آئی: اے ابراہیم! بس کرو، تم نے خواب سچ کر دکھایا اور ہمارا حکم پورا کر دیا۔ حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے نگاہ اُٹھائی تو دیکھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مینڈھا لیے کھڑے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اس کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلہ میں ذبح کیا۔

آزمائش: امتحان۔ **رضا**: خوشی۔ **تذکرہ**: بیان۔ **قُربان گاہ**: قُربانی کرنے کی جگہ۔ **پیشانی کے بل**: اَوندھا۔ **غیب سے**: اللہ کی طرف سے۔ **ندا**: آواز۔

۱۰	دسویں مہینے میں	۹	دن پڑھائیں

سبق ۲۱ — خانۂ کعبہ کی تعمیر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں دُنیا کے مختلف حصّوں میں بُتوں اور سِتاروں کی عبادت کے لیے بڑے بڑے **ہیکل** اور مندر موجود تھے؛ مگر اللہ کا کوئی گھر نہ تھا جس میں اس کی عبادت کی جائے۔ خانۂ کعبہ کی عمارت بھی **منہدم** ہو کر بے نشان ہو گئی تھی، اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوبارہ اس کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ علیہ السلام مکہ تشریف لائے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانۂ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر اُٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام **بیت اللہ** کی تعمیر کرتے جاتے اور یہ دُعا کرتے جاتے "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری خدمت قبول فرمالے، بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ خانۂ کعبہ اس دُنیا میں اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے جو برکتوں والا ہے اور سارے **جہاں** کے لیے ہدایت و رہنمائی کا مرکز ہے۔

ہیکل: عبادت کی جگہ۔ **منہدم**: گرا ہوا۔ **بیت اللہ**: اللہ کا گھر۔ **جہاں**: دنیا۔

۱۰	دسویں مہینے میں	۹	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تحریر/لکھنے کی مشق

کھ	تھا	پھر	جھٹ	لکھ
کھ	تھا	پھر	جھجھٹ	لکھ
کھ	تھا	پھر	جھٹ	لکھ
کھ	تھا	پھر	جھٹ	لکھ

۲ دوسرے مہینے میں ۱۰ دن مشق کرائیں

زیب درد
صاف
لوگ دین

تحریر/لکھنے کی مشق

صاف	لوگ	زیب	دین	درد
صاف	لوگ	زیب	دین	درد
صاف	لوگ	زیب	دین	درد
صاف	لوگ	زیب	دین	درد

DEENIYAT

۲ دوسرے مہینے میں ۱۰ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

وقت ذکر گرم غرض طلب

تحریر/لکھنے کی مشق

گرم	وقت	ذکر	طلب	غرض
گرم	وقت	ذکر	طلب	غرض
گرم	وقت	ذکر	طلب	غرض
گرم	وقت	ذکر	طلب	غرض

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن مشق کرائیں

DEENIYAT

تحریر/لکھنے کی مشق

قدم	دعا	کرو	گلی	بری
قدم	دعا	کرو	گلی	بری
قدم	دعا	کرو	گلی	بری
قدم	دعا	کرو	گلی	بری

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

تحریر/ لکھنے کی مشق

پھڑک	چھٹا	بڑھا	کھڑا	کھول
پھڑک	چھٹا	بڑھا	کھڑا	کھول
پھڑک	چھٹا	بڑھا	کھڑا	کھول
پھڑک	چھٹا	بڑھا	کھڑا	کھول

۴ چوتھے مہینے میں ۱۰ دن مشق کرائیں

DEENIYAT

تحریر/ لکھنے کی مشق

گھات	چکی	مٹی	عزت	ملت
گھات	چکی	مٹی	عزت	ملت
گھات	چکی	مٹی	عزت	ملت
گھات	چکی	مٹی	عزت	ملت

۴ چوتھے مہینے میں ۱۰ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

تحریر/لکھنے کی مشق

غصہ	بچہ	اول	پکا	سچا
غصہ	بچہ	اول	پکا	سچا
غصہ	بچہ	اول	پکا	سچا
غصہ	بچہ	اول	پکا	سچا

۵ پانچویں مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں

DEENIYAT

تحریر/لکھنے کی مشق

ہم سب کا مالک اللہ ہے

دعا مومن کا ہتھیار ہے

دستخط والدین	دستخط معلم	تاریخ	۵ ٦ مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں

DEENIYAT

تحریر/ لکھنے کی مشق

ہمارا رب، ہمیں کھلاتا اور پلاتا ہے

----

٦ چھٹے مہینے میں ١٢ دن مشق کرائیں

DEENIYAT

ہمیشہ سچ بولو
مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے

تحریر/لکھنے کی مشق

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے	ہمیشہ سچ بولو

دینیات
DEENIYAT

٦	٧ مہینے میں	١٢ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تحریر/ لکھنے کی مشق

نیک بچوں سے دوستی کرو

آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرو

۷ ساتویں مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT دینیات

راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے

تحریر/لکھنے کی مشق

راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے

دینیات
DEENIYAT

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں

جاسوسوں کی طرح
کسی کا عیب معلوم
کرنے کی کوشش نہ کرو

تحریر/ لکھنے کی مشق

جاسوسوں کی طرح کسی کا عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو

دینیات
DEENIYAT

۸ ۹ مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تحریر/لکھنے کی مشق

قرآنِ کریم انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے

۹ نویں مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں

DEENIYAT

۵- زبان

[اُردو]

تحریر/ لکھنے کی مشق

بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے لیے باپ کی طرح ہے

دینیات DEENIYAT

۹ ۔ ۱۰ مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

خوش قسمت وہ ہے
جو دوسروں سے
نصیحت حاصل کرے

تحریر/ لکھنے کی مشق

خوش قسمت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۲ دن مشق کرائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT دینیات

سوالات

پہلے مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: حروف حلقی کتنے ہیں اور کون کون سے؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ عادیات اور سورۂ ہمزہ سنائیے۔
حدیث	دعا و سنت	: سونے اور سو کر اٹھنے کی دعائیں اور سنتیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: کلمۂ استغفار اور ایمان مفصل ترجمے کے ساتھ سنائیے۔
	نماز	: (۱) دعائے قنوت سنائیے۔ (۲) اذان اور مؤذن کسے کہتے ہیں؟ (۳) اذان کے کلمات سنائیے۔ (۴) اقامت کے الفاظ سنائیے۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: (۱) اسلام لانے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کیا نام تھا؟ (۲) اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کیا نام رکھا گیا؟
زبان	عربی	: (۱) پیٹھ اور گردن کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ (۲) اسلامی مہینوں کے نام سنائیے۔

دوسرے مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: نون ساکن اور تنوین کا اظہار کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ ماعون اور سورۂ کافرون سنائیے۔
حدیث	دعا و سنت	: وضو کے بعد کی دعا اور بیت الخلا کی سنتیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: (۱) کیا پوری دنیا کے لوگوں کو تنہا اللہ ہی نے پیدا کیا؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کے ماں باپ ہیں؟ (۳) کیا مخلوق کی طرح اللہ تعالیٰ کی شکل و صورت ہے؟
	نماز	: (۱) اقامت کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟ (۲) امام اور مقتدی کسے کہتے ہیں؟ (۳) نماز باجماعت کا کتنا ثواب ہے؟
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کون سی سورۃ پڑھ کر اسلام لائے؟ (۲) مسلمانوں نے سب سے پہلے کعبہ میں نماز کب پڑھی؟ (۳) کس نبی کو مچھلی نے نگل لیا تھا؟
زبان	اردو	: حمایت، دم اور ضعیف کے معنی بتائیے۔

تیسرے مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: (۱) حروف اخفاء کتنے ہیں اور کون کون سے؟ (۲) نون ساکن اور تنوین میں اخفا کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ ضحیٰ کی ۵/آیتیں سنائیے۔
حدیث	دعا وسنت	: گھر میں داخل ہونے کی دعا سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: (۱) فرشتے کون ہیں؟ (۲) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کیا طاقت دے رکھی ہے؟ (۳) فرشتے کتنے ہیں؟
	نماز	: (۱) امام کیسا ہونا چاہیے؟ (۲) صفوں کو درست کرنے کا طریقہ بتائیے۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: (۱) قوم عاد کے نبی کون تھے؟ (۲) حضرت شعیب علیہ السلام کس شہر کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے؟ (۳) کس نبی کی جنوں اور ہواؤں پر بھی حکومت تھی؟
زبان	اردو	: رشک کرنا، برتری اور بے شمار کے معنی بتائیے۔

چوتھے مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: نون ساکن اور تنوین کا اقلاب کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ ضحیٰ مکمل سنائیے۔
حدیث	دعا وسنت	: گھر میں داخل ہونے کی سنتیں اور گھر سے نکلنے کی دعا سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: (۱) آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ (۲) قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ (۳) اللہ تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟
	نماز	: کیا مقتدی امام کے پیچھے قرأت کریں گے؟
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: (۱) اہل بیت کسے کہتے ہیں؟ (۲) جنتی مَردوں کے سردار کون ہوں گے؟
زبان	اردو	: خیر خواہ، عتاب اور تسلیم کرنا کے معنی بتائیے۔

سوالات

پانچویں مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: نون ساکن اور تنوین کے بعد لام یا را میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کو کیسے پڑھیں گے؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ انشراح کی ۴/ آیتیں سنائیے۔
حدیث	دعا و سنت	: نیا کپڑا پہننے کی دعا سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① صحیفے کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟ ② کیا قرآن مجید میں کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے؟ ③ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟
	نماز	: جمعہ کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟ جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھنا سنت ہے؟
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: ① حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون تھیں؟ ② آب زمزم کیا ہے؟
زبان	اردو	: خوں ریزی، آزردہ، اور رفتہ رفتہ کے معنی بتائیے۔

چھٹے مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: نون ساکن اور تنوین کے بعد یومن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کو کیسے پڑھیں گے؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ انشراح مکمل سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۱/ سے حدیث نمبر ۲۰/ سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلْوَلِيُّ تک اسمائے حسنیٰ سنائیے۔
	مسائل	: نماز کے شرائط اور نواقض وضو سنائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا خلاصہ بیان کیجیے۔ ② ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے گھر قیام فرمایا؟ ③ مواخاۃ کا کیا مطلب ہے؟
زبان	اردو	: نازیباں، نصیحت، جدوجہد کے معنی بتائیے۔

ساتویں مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: میم ساکن کا اظہار کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ تین کی ۴/آیتیں سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۱/اور حدیث نمبر ۲۲/سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلْمُحْيِيْ تک اسمائے حسنیٰ سنائیے۔
	مسائل	: استنجے کا طریقہ بتائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: (۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے کے وقت کیا حالات تھے؟ (۲) منافق کون تھے اور کیا کرتے تھے؟ (۳) غزوۂ بدر میں مسلمانوں اور کفار کی تعداد کتنی تھی؟
زبان	اردو	: سنگسار کرنا اور اندیشہ کے معنی بتائیے۔

آٹھویں مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: میم ساکن کا اخفا کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ تین مکمل سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۳/اور حدیث نمبر ۲۴/سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلْمَاجِدُ تک اسمائے حسنیٰ سنائیے۔
	مسائل	: نماز کے ۸/مفسدات سنائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: (۱) خندق کی لڑائی کے مختصر حالات بیان کیجیے۔ (۲) کن شرطوں پر صلح حدیبیہ ہوئی؟
زبان	اردو	: رب، مغرب اور جوق در جوق کے معنی بتائیے۔

نویں مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: میم ساکن کا ادغام کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ قدر کی ۳/آیتیں سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۶ اور حدیث نمبر ۲۷/سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنٰی	: هُوَاللهُ الَّذِيْ سے اَلْمُقْتَدِرُ تک اسمائے حسنٰی سنائیے۔
	مسائل	: نماز کے مکمل مفسدات سنائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① جن لوگوں نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو ستایا تھا فتح مکہ کے موقع پر ان کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ نے کیا سلوک کیا؟ ② ہمارے نبی ﷺ کے آخری حج کو کیا کہتے ہیں؟
زبان	اردو	: لویں، غیبی نظام اور حد درجہ کے معانی بتائیے۔

دسویں مہینے کے سوالات

قرآن	اجرائے قواعد	: دوزبر اور گول ۃ پر وقف کیسے کریں گے؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ قدر مکمل سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۸/۲۹ اور ۳۰/سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنٰی	: هُوَاللهُ الَّذِيْ سے اَلظَّاهِرُ تک اسمائے حسنٰی سنائیے۔
	مسائل	: کن اوقات میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟
اسلامی تربیت	سیرت	: ① ہمارے نبی ﷺ کے کتنے بچے تھے اور کون کون؟ ② ہمارے نبی ﷺ کے چند اخلاق و عادات بیان کیجیے۔
زبان	اردو	: تذکرہ، قربان گاہ اور جہاں کے معنی بتائیے۔

نماز چارٹ کی ترتیب

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع
مغرب۔م	عشا۔ع	

○ اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے ع

○ اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے ظ

○ اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ ✗ نشان لگائیں۔ ع

○ اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ م ع

○ بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔

○ جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کروالیں۔

○ ہر مہینے کے ختم پر والدین سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔

DEENIYAT

نماز چارٹ

جنوری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

فروری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مارچ

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اپریل

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مئی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

جون

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

جولائی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

اگست

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ستمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

DEENIYAT

نماز چارٹ

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار ______________